احیائے اسلام اور امن عالم کا داعی کثیر الاشاعت میگزین

ماہنامہ منہاج القرآن لاہور

دسمبر 2021ء

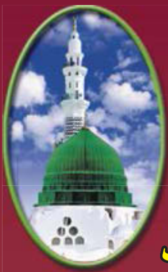

انسانی کردار کی تطہیر کیسے ہو؟

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کا علمی، تربیتی خصوصی خطاب

منہاج القرآن کی شناخت فروغِ عشقِ مصطفی ﷺ ہے

چیئرمین سپریم کونسل MQI ڈاکٹر حسن محی الدین قادری کا خطاب

منہاج یونیورسٹی

"حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نعت ریسرچ سنٹر" کا قیام

شیخ الاسلام کی طرف سے تفسیر القرآن کا علمی تحفہ

گوردوارہ ننکانہ صاحب اور کیتھیڈرل کیتھولک چرچ میں کانفرنسز کا انعقاد

ڈاکٹر حسین محی الدین قادری کے خطابات

38ویں سالانہ عالمی میلاد کانفرنس

منہاج یونیورسٹی: ”حسان بن ثابتؓ نعت ریسرچ سنٹر“ کا افتتاح

احیائے اسلام اور امن عالم کا داعی کثیرالاشاعت میگزین

ماہنامہ منہاج القرآن لاہور

بفیضانِ نظر
قدوۃ الاولیاء شیخ المشائخ حضرت سیدنا طاہر علاؤالدین الگیلانی البغدادی قدس سرہ العزیز

زیرِ سرپرستی
شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری مدظلہ

زیرِ نگرانی
ڈاکٹر حسن محی الدین قادری | ڈاکٹر حسین محی الدین قادری

جلد: 35 | جمادی الاول ۱۴۴۳ھ | دسمبر 2021ء
شمارہ: 11

حسن ترتیب

اداریہ: ''فروغِ عشقِ رسول ﷺ میں نعت کا کردار''	چیف ایڈیٹر	3
القرآن: انسانی کردار کی تطہیر کیسے ہو؟	شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری	5
الفقہ: حضور نبی اکرم ﷺ پر درود و سلام پڑھنے کی فضیلت	مفتی عبدالقیوم خان ہزاروی	10
تربیتِ انسانی کے مختلف پہلو	ڈاکٹر نعیم انور نعمانی	12
تحریک منہاج القرآن کے زیرِ اہتمام 38ویں عالمی میلاد کانفرنس	رپورٹ: محبوب حسین	16
شیخ الاسلام کی طرف سے تفسیر القرآن کا علمی تحفہ	خصوصی رپورٹ	22
انسان کی فطرت اور مزاج: قرآن مجید کی روشنی میں	محمد شفقت اللہ قادری	24
مرکزی سرگرمیاں	رپورٹ	29
گوشہ درود موبائل ایپ کا اجراء	عبدالستار منہاجین	33
شیخ الاسلام کی منہاج القرآن کے نئے Ph.D سکالرز کو مبارکباد		35
موضوعاتی اشاریہ ماہنامہ منہاج القرآن 2021ء		37

چیف ایڈیٹر: نوراللہ صدیقی
ایڈیٹر: محمد یوسف
ڈپٹی ایڈیٹر: محبوب حسین

ایڈیٹوریل بورڈ
محمد رفیق نجم، محمد فاروق رانا
عین الحق بغدادی

مجلس مشاورت
خرم نواز گنڈاپور، احمد نواز انجم
جی ایم ملک، تنویر احمد خان، سرفراز احمد خان
منظور حسین قادری، غلام مرتضیٰ علوی

قلمی معاونین
مفتی عبدالقیوم خان ہزاروی، محمد شفقت اللہ قادری
ڈاکٹر طاہر حمید تنولی، پروفیسر محمد الیاس اعظمی
ڈاکٹر ممتاز احمد سدیدی، محمد افضل قادری

کمپیوٹر آپریٹر: محمد اشفاق انجم | گرافکس: عبدالسلام
خطاطی: محمد اکرم قادری | عکاسی: قاضی محمود الاسلام

ملک بھر کے تعلیمی اداروں اور لائبریریوں کیلئے منظور شدہ
www.minhaj.info
www.facebook.com/minhajulquran
email:mqmujallah@gmail.com (مجلّہ آفس و سالانہ خریداران)
minhaj.membership@gmail.com (نظامت ممبر شپ / رفقاء)
smdfa@minhaj.org (بیرون ملک رفقاء)

قیمت فی شمارہ: 35 روپے | سالانہ خریداری: 350 روپے

انتباہ! مجلّہ منہاج القرآن میں آنے والے جملہ پرائیویٹ اشتہار خلوص نیت سے شائع کئے جاتے ہیں، ادارہ کی کسی کاروبار میں شراکت ہے اور نہ ہی ادارہ فریقین کے درمیان کسی بھی قسم کے لین دین کا ذمہ دار ہوگا۔

بدل اشتراک: مشرق وسطی جنوب مشرقی ایشیاء، یورپ، افریقہ، آسٹریلیا، کینیڈا، مشرق بعید جنوبی امریکہ و ریاستہائے متحدہ امریکہ 30 امریکی ڈالر سالانہ

ترسیل زر کا پتہ: اکاؤنٹ نمبر 01970014575103 حبیب بینک فیصل ٹاؤن برانچ ماڈل ٹاؤن لاہور پاکستان

ناشر: محمد اشرف قادری، مطبع: منہاج القرآن پرنٹرز 365 ایم ماڈل ٹاؤن لاہور UAN:042-111-140-140 Ext:128

حمد باری تعالیٰ

مکان و لا مکاں میں ہے ترے جلووں کی رعنائی
ترے انوار کی مظہر دو عالم کی ہے پہنائی

مظاہر ہر طرف ہیں نور افشاں تیری قدرت کے
مہ و مہر و کواکب میں ہے تیری جلوہ فرمائی

تری چشمِ کرم کا ہرکس و ناکس پہ ہے فیضاں
تری ممنوں ہے سلطانی، تری محتاج دارائی

معالج تو وسیلہ ہیں علاجِ درد میں لیکن
ترے الطاف کرتے ہیں مریضوں کی مسیحائی

تری مرضی، کسی کو وصل کی دولت عطا کردے
کسی کو، ہجر کی رہ میں مسلسل آبلہ پائی

لگن تیری محبت کی نہیں جس کو لگی یارب!
نہ شیدائی وہ شیدائی، نہ سودائی وہ سودائی

رہے خوفِ بلا کوئی، نہ ہو دل میں غمِ دوراں
تری یادوں کے جلوے ہوں جو زیبِ کنجِ تنہائی

لبِ اظہارِ ارشدؔ پر دعائیں جو سجیں مولا!
بجاہِ شاہِؐ بطحا ان کو حاصل ہو پذیرائی

﴿حکیم ارشد محمود ارشد﴾

نعتِ رسولِ مقبول ﷺ

متاعِ دو جہاں ہے آپ کے در کی جبیں سائی
زہے قسمت جسے یہ دولتِ کونین ہاتھ آئی

ہوئی ہے جب سے میرے دل میں ان کی جلوہ فرمائی
نہ اب وہ دل کی بے چینی، نہ اب تنہائی تنہائی

نہیں جو آشنا رسم و رہ رازِ محبت سے
نہ دیوانہ ہے دیوانہ ، نہ سودائی ہے سودائی

رہِ طیبہ میں تیرا ہر قدم وہ سرخرو ہونا
مبارک ہو مبارک ہو تجھے اے آبلہ پائی

احاطہ کیا کرے کوئی ترے لطف و عنایت کا
تری ممنون دیکھی ہیں کلیمی اور مسیحائی

مچل اے حسرتِ طیبہ تڑپ اے حسرتِ طیبہ
تڑپنے سے مچلنے سے تری ہوگی پذیرائی

حبیبؔ بے نوا کی آرزو اس کے سوا کیا ہے
کبھی میری بھی دل جوئی کبھی میری بھی شنوائی

﴿حکیم حبیبؔ العیشی﴾

اداریہ

''فروغِ عشقِ رسول ﷺ میں نعت کا کردار''

گزشتہ ماہ منہاج یونیورسٹی لاہور میں ''حسان بن ثابت نعت ریسرچ سنٹر'' کا باضابطہ افتتاح ہوا۔ اس پروقار افتتاحی تقریب میں محققین، دانشور، ادیب، معروف اینکرز اور سیاسی، سماجی شعبہ کی نامور شخصیات نے شرکت کی۔ اس تقریب میں چیئرمین سپریم کونسل ڈاکٹر حسن محی الدین قادری نے خصوصی شرکت کی اور نعت گوئی کی تاریخ، سیرت النبی ﷺ پر ایمان افروز خطاب کیا۔ ''حسان بن ثابت ریسرچ سنٹر'' اس اعتبار سے اپنی نوعیت کا ایک منفرد ریسرچ سنٹر ہے کہ اس سے قبل بھی یونیورسٹی کی سطح پر نعت کے حوالے سے کوئی تحقیقی شعبہ موجود نہیں۔ اس نعت ریسرچ سنٹر کے اغراض و مقاصد میں بنیادی مقصد **14** سو سال پر پھیلی ہوئی نعت گوئی کی تاریخ کو ایک جگہ جمع کرنا ہے۔ نعت ریسرچ سنٹر تحریک منہاج القرآن کے بانی و سرپرست شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی خواہش اور فکری سرپرستی میں قائم ہوا ہے۔ نعت ریسرچ سنٹر کی افتتاحی تقریب کی روداد قومی اخبارات اور سوشل میڈیا میں شائع ہو چکی ہے۔ البتہ حسان بن ثابت نعت ریسرچ سنٹر کی تقریب کے دوران دو کتب کی تقریبِ رونمائی بھی ہوئی، یہ دونوں کتب بطورِ خاص نعت ریسرچ سنٹر کے تناظر میں مرتب ہوئیں۔ ایک کتاب شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کے ملفوظات پر مشتمل ہے جس کا عنوان ہے ''فروغِ عشقِ رسول ﷺ میں نعت کا کردار'' اور دوسری کتاب ''منہاجِ عشق'' ہے جسے فرید ملت ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے ڈائریکٹر محمد فاروق رانا نے مرتب کیا ہے۔ ''منہاجِ عشق'' چنیدہ شعراء کے منتخب نعتیہ کلام پر مشتمل ہے۔ محمد فاروق رانا نے بڑی عرق ریزی سے زبانِ زدعام رہنے والی نعتوں کو ایک کتاب میں یکجا کر دیا ہے۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کو اللہ تعالیٰ نے زبان و بیان کی پختگی اور اندازِ اظہار کی شائستگی کی نعمت کے بے بہا خزانوں سے نوازا ہے۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری ایک ہزار کتب کے مصنف ہیں جن میں سے **6** سو سے زائد کتب شائع ہوچکی ہیں۔ دینی، سماجی، معاشی، اسلامی موضوعات پر تحریر کی گئیں ان کی سیکڑوں کتب میں ''فروغِ عشقِ رسول ﷺ میں نعت کا کردار'' ایک خوبصورت اضافہ ہے۔ بلاشبہ نعت نگاری اور نعت خوانی رب ذوالجلال کا ایک ایسا بے مثال اور لازوال عطیہ ہے جو صرف ان سخن شناسوں، سخن طرازوں اور شعرا و ادباء کو ودیعت کیا جاتا ہے جو حقیقی معنوں میں حضور نبی اکرم ﷺ کی سیرتِ طیبہ کے ساتھ بے پایاں عقیدت ومحبت کی کیفیات سے لبریز ہوتے ہیں۔ یہ امر شک و شبہ سے بالاتر ہے کہ فنِ نعت گوئی ہر کس و ناکس کو عطا نہیں ہوتا۔ یہ وصفِ نعمت و سعادت صرف ان خوش نصیبوں کا مقدر بنتی ہے جو حضور نبی اکرم ﷺ کے عشق کو اپنی حیاتِ مستعار کا عظیم اثاثہ اور سرمایۂ افتخار جانتے ہیں۔

اگر نعتیہ شاعری کے مختلف ادوار کا جائزہ لیا جائے تو یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح عیاں ہوتی ہے کہ ولادتِ نبوی ﷺ سے قبل ہی نعت کی صنفِ سخن ادب کے منصۂ شہود پر جلوہ گر ہو چکی تھی اور ماہرین اس بات پر متفق ہیں کہ ظہورِ قدسی کے بعد اولین کلماتِ حق آپ کی والدہ ماجدہ ہی نے آپ ﷺ کی شان میں ارشاد فرمائے تھے۔ جب حضرت حلیمہ سعدیہؓ نورِ کائنات ﷺ کو عرب روایات کے مطابق پرورش کے لیے لے کر جارہی تھیں تو آپ ﷺ کی والدہ ماجدہؓ کی زبان مبارک سے بے ساختہ یہ اشعار ادا ہوئے جنہیں ولادتِ نبوی ﷺ کے بعد پہلی نعت ہونے کا شرف حاصل ہے جس کا مفہوم ہے

''میں اپنے بچے کو خدائے ذوالجلال کی پناہ میں دیتی ہوں''۔ نعت کی تاریخ کا جب سرسری سا بھی جائزہ لیا جائے تو دوسری نعت حضور نبی اکرم ﷺ کی رضاعی بہن شیما بنت الحارث سے منسوب ملتی ہے۔ آپ ﷺ کو وہ بہلاتیں تو یہ لوری کہتیں ''اے پروردگار تو ہمارے محمد ﷺ کو باقی رکھ یہاں تک کہ میں انہیں نوعمر، جوان دیکھ لوں اور پھر انہیں سردار عالی مقام دیکھوں، تو ان کے دشمنوں اور حاسدوں کو یک لخت مغلوب کرنا اور انہیں دائمی عزت وعظمت اور غلبہ عطا فرمانا''۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری اپنی اس عظیم الشان کتاب ''فروغِ عشق رسول ﷺ میں نعت کا کردار'' کے ابتدائیہ میں نعت کی تعریف کے ضمن میں رقم طراز ہیں کہ ''ہر امتی کے ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ اس کا حضور نبی اکرم ﷺ کی ذاتِ اقدس سے ذہنی، فکری، عملی، قلبی، حبی اور روحانی تعلق مضبوط سے مضبوط تر ہو' اور بلاشبہ فرائض میں غفلت کے مرتکب حضرات بھی جب اردو ادب کی عظیم صنف نعت کے ذریعے سیرت الرسول ﷺ کے مختلف گوشوں کی تعریف وتوصیف سنتے ہیں تو قلوب و اذہان وجد میں آجاتے ہیں اور یہ خاکی خود کو کسی اور سیارے کی مخلوق تصور کرنے لگتا ہے۔

حقائق وشواہد کی روشنی میں یہ بات تمام تر صداقت کے ساتھ کہی جا سکتی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ حبی وقلبی تعلق کو استوار کرنے اور مضبوط تر بنانے میں نعت خوانی کلیدی کردار ادا کررہی ہے۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری لکھتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کی نعت آج پڑھ رہے ہیں جبکہ خالقِ کائنات نے ازل سے ہی حضور نبی اکرم ﷺ کی نعت کی محفل سجا رکھی ہے۔ ورفعنا لک ذکرك کا موضوع ہی نعتِ رسولِ مقبول ﷺ ہے۔ اللہ رب العزت نے قرآن مجید میں متعدد مقامات پر محبوب پیغمبر ﷺ کا ذکرِ جمیل پیرایۂ نعت میں کیا ہے۔ یہ امر قابل غور ہے کہ خالقِ کائنات نے براہِ راست حضور نبی اکرم ﷺ کا نام نامی اسم گرامی لینے کی بجائے کبھی یٰسٓ کہہ کر پکارا، کبھی یاایھا المزمل کہہ کر مخاطب کیا، کبھی یاایھاالمدثر کے لقب سے ملقب کیا۔ اسی طرح کلام مجید میں والضحیٰ کہہ کر آپ ﷺ کے رخِ انور کی قسم کھائی اور کہیں واللیل کہہ کر آپ ﷺ کی شبِ تاریک کی مانند سیاہ زلفوں کی قسم کھا کر اپنی محبت کا اظہار کیا ہے۔ یعنی جدید صنف نعت کا موجد و بانی کلام پاک ہے۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے نعت گوئی اور سخن نعت کے ضمن میں خوبصورت الفاظ استعمال کرتے ہوئے لکھا: نعت درحقیقت حضور نبی اکرم ﷺ کے ذکرِ جمیل کا محبت بھرا پیغام ہے۔ شیخ الاسلام لکھتے ہیں کہ نعت کہنا سنتِ الٰہیہ اور نعت سننا سنتِ مصطفیٰ ﷺ ہے۔ سب سے افضل و برتر نعتیہ الفاظ درود پاک کے ہیں جن کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''بے شک اللہ اور اس کے (سب) فرشتے نبی (مکرم) ﷺ پر درود بھیجتے رہتے ہیں، اے ایمان والو! تم (بھی) ان پر درود بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کرو'، یعنی آپ ﷺ کی تعریف وستائش ایمان والوں کی نشانی اور وصف ہے۔

نعت کی محافل اللہ رب العزت عرش بریں پر سجاتا ہے اور زمین پر سیرت النبی ﷺ کے منظوم اظہار و بیان کی محافل سجانے والے درحقیقت سنتِ الٰہیہ کی پیروی کررہے ہوتے ہیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے وہ فرماتی ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو حضرت حسان رضی اللہ عنہ سے یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جب تک تم اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا دفاع (بصورتِ شعر) کرتے رہو گے، روح القدس (جبریل علیہ السلام) تمہاری تائید کرتے رہیں گے۔

''فروغِ عشقِ رسول ﷺ میں نعت کا کردار' ایک مختصر کتاب ہے مگر اس کا ہر ہر لفظ عشقِ مصطفیٰ ﷺ میں ڈوبا ہوا ہے۔ نعت گوئی کے عظیم فن اور سخن سے وابستہ شعراء اور سیرت النبی ﷺ کے مطالعہ کے متوالے اس کتاب کا ضرور مطالعہ کریں۔

(چیف ایڈیٹر: نوراللہ صدیقی)

انسانی کردار کی تطہیر کیسے ہو؟

وہی کردار پاکیزہ ہے جس میں اللہ کی صفات کا رنگ ہو

سخاوتِ نفس سخاوت کا بلند ترین درجہ ہے

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کا علمی، تربیتی خصوصی خطاب

ترتیب و تدوین: محمد یوسف منہاجین

حصہ اول

اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ. الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ. (الفاتحہ، ۱: ۱-۳)

''سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کی پرورش فرمانے والا ہے۔ نہایت مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔ روزِ جزا کا مالک ہے۔''

انسانی رویے اور کردار کی تطہیر کا راز اگر ہم جان جائیں تو یقیناً ہم اللہ تعالیٰ کی توفیق سے اسلام کی تعلیمات کے تمام مقاصد کو حاصل کرنے میں کامیاب ہوجائیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی پہلی سورۃ کی مذکورہ ابتدائی آیات میں سے پہلی آیت میں اپنے آپ کو ''رب العالمین'' ''تمام جہانوں کا رب'' قرار دے کر اگلی دو آیات میں اپنے تعارف میں اپنی درج ذیل تین صفات کا ذکر کیا ہے:

۱۔ ''الرحمٰن'': نہایت مہربان

۲۔ ''الرحیم'': ہمیشہ رحم فرمانے والا

اللہ تعالیٰ نے ''رب العالمین'' ہونے کے ناطے اپنی ان صفات کو بیان فرما کر واضح کردیا کہ اگر تم میرے متعلق جاننا چاہتے ہو تو تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ بطورِ رب میں ''الرحمٰن'' اور ''الرحیم'' ہوں۔ بعض مترجمین نے ''الرحیم'' کا ترجمہ ''بہت رحم فرمانے والا'' کیا ہے لیکن میں نے اس کا ترجمہ ''ہمیشہ رحم فرمانے والا'' کیا ہے۔ اس لیے کہ ''رحیم'' بروزن فعیل ہے اور اس میں استمرار اور تسلسل پایا جاتا ہے۔ ''الرحمٰن'' میں کمال درجے کی رحمت کرنے کا معنی پایا جاتا ہے یعنی اس کی رحمت اپنی انتہا پر ہے اور بلاتفریقِ مذہب اور رنگ و نسل ہر ایک کے لیے ہے جبکہ ''الرحیم'' میں اُس کی رحمت کے مسلمانوں پر مسلسل ہونے کا معنی پایا جاتا ہے۔ مزید یہ کہ اس میں آخرت میں ہونے والی رحمت کی طرف بھی اشارہ ہے۔

۳۔ سورۃ الفاتحہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنی تیسری صفت ''مالك يوم الدّين'' (وہ روزِ جزا کا مالک ہے) کے الفاظ کے ذریعے بیان فرمائی۔

آیئے! انسان کردار کی تطہیر کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کی اِن مذکورہ تین صفات کا موازنہ کرتے ہیں:

اللہ تعالیٰ اُس کردار کو پاکیزہ اور خالص قرار دیتا ہے جس میں اللہ کی صفات کا رنگ موجود ہو۔ وہ رب اور مربّی ہے اور ساری کائنات مربوب (جس کی تربیت کرنا ہو) ہے یعنی اللہ نے اس کی پرورش کی ہے۔ اسی طرح استاد، والدین بھی مربّی ہوتے ہیں اس لیے کہ وہ بھی جسمانی اور فکری طور پر بندے کی پرورش کرتے ہیں۔ یاد رکھیں! اچھی پرورش وہ ہوتی ہے کہ پرورش کرنے والا اپنی صفات، خصائل اور عادات کو اُن میں منتقل کردے جن کی وہ پرورش اور تربیت کررہا ہے اور مربّی کی

☆ خطاب نمبر: Fm-77، تاریخ: 23، اگست 2019ء، بمقام: گلاسگو، سکاٹ لینڈ

صفات کا رنگ مربوب میں نظر آئے۔ جب مربیّ کی صفات اور خوبیاں اپنے مربوب کی ذات میں نظر آنے لگیں تو اللہ تعالیٰ بطور رب اُن کو پسند کرتا ہے۔ اس لیے فرمایا:

تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰه. (تفسیر الکبیر، رازی، ۷: ۶۰)

''تم اللہ کی صفات کے رنگ میں رنگے جاؤ۔''

پس جو بندہ اللہ کی صفات میں جتنا رنگا جائے، وہ اللہ تعالیٰ کے اتنا ہی قریب ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کو اتنا ہی پسند ومحبوب ہوتا ہے اور جس بندے میں اللہ تعالیٰ کی صفات نظر نہ آئیں یا کم نظر آئیں تو وہ بندہ اُسی قدر اللہ تعالیٰ سے دور ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے بطور ''رب العالمین'' اپنی جن صفات کا تذکرہ کیا، اُن میں سے پہلی دو صفات رحمت، شفقت Merci، Caring، Loving، Providing، Forgiving ہیں، جبکہ تیسری صفت ''روزِ جزا کا مالک'' ہونا بیان فرمائی۔ آیئے! اس تیسری صفت کا بھی جائزہ لیں کہ کل قیامت والے دن جو سزا و جزا کا دن ہے، اس میں کتنی رحمت و بخشش ہے اور کتنا مواخذہ و گرفت ہے؟ تب جاکر ہمیں معلوم ہوگا کہ اُس نے اپنی جن صفات کا تذکرہ کیا، اُن میں کس چیز کو زیادہ بیان کیا اور کس کو کتنا کم بیان کیا؟

صحیح و بخاری و صحیح مسلم میں متفق علیہ حدیث مبارکہ ہے کہ قیامت کے دن اللہ رب العزت کا لوگوں کے ساتھ معاملہ چار طرح کا ہوگا:

۱۔ کچھ لوگ ایسے ہوں گے کہ جنہیں اللہ رب العزت بغیر حساب و کتاب اور بغیر عذاب کے جنت میں داخل فرمائے گا۔ (بخاری، الصحیح، کتاب الرقاق، ۵: ۲۳۹۶، الرقم: ۶۱۷۵، ۶۱۷۶)

یہ شفاعت کا ایک درجہ اور اللہ کی رحمت کا ایک حصہ ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ کے فرامین میں کسی جگہ ان افراد کی تعداد ستر ہزار ذکر ہے۔ (بخاری، الصحیح، کتاب الرقاق، ۵: ۲۳۷۵، رقم: ۶۱۰۷) اور کسی جگہ آپ ﷺ نے اِن افراد کی تعداد سات لاکھ بیان فرمائی۔ (مسلم، الصحیح، کتاب الایمان، ۱: ۱۹۸، رقم: ۲۱۹) (اس کی تفصیل کے لیے میری کتاب ''کتاب الشفاعة'' اور ''روضة السالکین فی مناقب الاولیاء والصالحین'' کا مطالعہ کریں)

۲۔ دوسرا طبقہ ان لوگوں پر مشتمل ہوگا جنھیں بعد الحساب مگر بغیر عذاب کے جنت میں داخل فرمائے گا یعنی اس طبقہ کا حساب تو ہوگا مگر حساب کے بعد اللہ تعالیٰ انھیں بغیر عذاب کے اپنی رحمت سے جنت میں داخل فرمادے گا۔

گویا جو بغیر حساب و عذاب جنت میں گئے، یہ بھی اللہ کی رحمت کا حصہ ہوگئے اور جو بعد حساب مگر بغیر عذاب جنت میں گئے، یہ بھی اللہ کی رحمت کا عکس ہوا۔

۳۔ تیسرا طبقہ ان کلمہ گو مسلمانوں کا ہوگا جو حساب و کتاب کے بعد اپنے نامہ اعمال کے مطابق دوزخ میں بھیجے جائیں گے مگر کچھ عرصہ دوزخ میں گزار کر شفاعت کی وجہ سے دوزخ سے نکال کر جنت میں داخل کردیئے جائیں گے۔ متفق علیہ حدیث مبارکہ ہے کہ بالآخر اس طبقے کے سارے لوگ اپنے اپنے ظلم، نافرمانی اور گناہ کے مطابق دوزخ میں کچھ عرصہ گزارنے کے بعد بالآخر جنت میں داخل کردیئے جائیں گے۔ اس طبقہ کے لوگوں کا جنت میں جانا بھی اللہ کی رحمت کا حصہ ہے۔ ان لوگوں سے یہ معاملہ اللہ کے عدل اور اس کی مغفرت کا امتزاج ہے۔

۴۔ چوتھا طبقہ وہ ہوگا جو ہمیشہ جہنم میں رہیں گے۔

غور کریں کہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ الفاتحہ میں اپنی جن تین صفات ''الرحمن، الرحیم، مالك یوم الدین'' سے اپنا تعارف کروایا، ان میں سے دو صفات اُس کی مطلق رحمت کا بیان ہیں، جبکہ جس تیسری صفت کا ذکر فرمایا، وہ چار پہلوؤں پر مشتمل ہے اور اُن میں سے بھی تین پہلو رحمت و شفقت کو محیط ہیں۔ دو پہلو مطلقاً رحمت و شفقت کے آئینہ دار ہیں، ایک پہلو عدل اور مغفرت کا امتزاج ہے اور صرف چوتھا پہلو اللہ رب العزت کے عدل کا عکاس ہے، اس لیے کہ یہ لوگ اپنی بداعمالیوں، کفر اور گناہ کے باعث کسی بھی طرح اس کی رحمت و شفقت کے حقدار نہ بن سکے۔

اگر ہم مخلوق کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے سلوک اور معاملہ کے حوالے سے رحمت اور عذات کے تناسب کو جاننا چاہیں تو سورۃ الفاتحہ میں مذکورہ تین صفات کے کلی و جزوی طور پر کل چھ حصے بنتے ہیں:

۱۔ الرحمٰن ۲۔ الرحیم

۳۔ بغیر حساب و عذاب دخولِ جنت
۴۔ بعد الحساب لیکن بغیر عذاب دخولِ جنت
۵۔ بعد الحساب و بعد العذاب دخولِ جنت
۶۔ بعد الحساب دائمی عذاب

ان چھ حصوں میں سے مخلوق کے ساتھ سلوک کے معاملے میں پانچ معاملات ایسے ہیں جو رحمت، شفقت اور آسانی پر مشتمل ہیں اور صرف ایک پہلو مطلق عدل پر مشتمل ہے۔

تطہیرِ کردار اور اللہ کی صفات کا عکس

اللہ تعالیٰ کی اِن صفاتِ رحمت و شفقت کو جان لینے کے بعد اب آیئے انسانی کردار کی تطہیر کے معاملے میں اللہ کی اِن صفات سے رہنمائی لیتے ہیں:

اللہ تعالیٰ کے وہ بندے جو اللہ کا قرب چاہتے ہیں، انھیں چاہیے کہ وہ اللہ کی ان صفاتِ رحمت، شفقت، آسانی اور عفو و درگزر کا عکس اپنی سیرت کے آئینہ میں پیدا کریں۔ ان کے اقوال، اعمال، احوال، معاملہ، مزاج، رویہ اور زندگی میں ہر وقت اللہ تعالیٰ کی اِن صفات کا رنگ نظر آنا چاہیے۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کو وہی لوگ پسند ہیں جو سراپا رحمت و شفقت ہیں۔۔۔ جن کے مزاج، طبیعت اور رویّے میں کثرت کے ساتھ بخشش غالب ہے، حتیٰ کہ عدل میں بھی بخشش اور وسعت غالب ہے۔

تطہیرِ کردار کے لیے سخاوتِ نفس کی ناگزیریت

اس تمام بات کا خلاصہ یہ ہے کہ انسانی کردار کی تطہیر کا ذریعہ سخاوتِ نفس ہے۔ اگر ہماری زندگی میں سخاوتِ نفس پیدا ہوجائے اور ہم اپنے دلوں میں سخی ہوجائیں تو ہمارے کردار کی تطہیر ہوتی چلی جائے گی۔ سخاوت دو قسم کی ہے:

۱۔ سخاوتِ مال ۲۔ سخاوتِ نفس

کبھی انسان مال خرچ کرکے اور دوسروں کی ضروریات پوری کرکے سخی بنتا ہے لیکن یہ سخاوت کا نچلا درجہ ہے۔ سخاوت کا سب سے اونچا درجہ سخاوتِ نفس ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ دیکھنا چاہتا ہے کہ ہم میں سخاوتِ نفس کتنی ہے۔۔۔؟ ہم میں سے دل کا سخی کون ہے۔۔۔؟ ہمارے دل، روح، عقل، خیالات، اقوال، اعمال، رویہ، مزاج، طبیعت اور معاملہ سازی میں کتنی سخاوت پائی جاتی ہے۔۔۔؟ ہمارا دل دوسروں کے دکھ درد کو کس حد تک اپنا محسوس کرتا ہے۔۔۔؟ اپنی توانائیاں دوسروں کے لیے کتنی خرچ کرتا ہے۔۔۔؟ دوسروں کو کتنی محبت، شفقت اور آسانی مہیا کرتا ہے۔۔۔؟ لوگوں کے ساتھ معاملہ کرتے ہوئے کتنا سخی بنتا ہے۔۔۔؟

پس اگر دل اور نفس سخی ہے تو اس کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ کی صفات کا عکس انسان کی شخصیت میں موجود ہے۔ لیکن اگر انسان قلبی طور پر بخیل اور کنجوس ہے تو یہ انسانی زندگی کی سب سے بڑی ہلاکت ہے۔ ہاتھ کا کنجوس اور بخیل ہونا نچلا درجہ ہے جبکہ دل کا کنجوس اور بخیل ہونا سب سے نچلا درجہ ہے۔ جب دل سخی نہیں رہتے تو دل میں تنگی آتی ہے۔۔۔ دوسروں کے لیے برداشت، صبر و تحمل اور محبت اور غم محسوس نہیں ہوتا۔۔۔ دوسروں کی عزت کو اپنی عزت سے زیادہ عزیز نہیں سمجھتا۔۔۔ اس میں خود غرضی، تنگ نظری، تعصب اور دوری آتی ہے۔ یہ تمام آفات اور بیماریاں اس شخص میں آجاتی ہیں، جس کا دل کنجوس ہوتا ہے جبکہ جس کا دل سخی ہوجاتا ہے، اس کے بارے میں حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

اَلْجَنَّةُ دَارُ الْاَسْخِيَآءِ. (ابن عدی، الکامل، ۴: ۳۲۰، الرقم: ۱۱۵۴)

’’جنت اسخیاء کا گھر ہے۔‘‘

سخاوتِ نفس: قرآن مجید کی روشنی میں

اللہ رب العزت نے قرآن مجید میں جابجا سخاوتِ نفس کا ذکر فرمایا ہے۔ ’’سخاوتِ نفس‘‘ کی یہ صفت حضور نبی اکرم ﷺ کی تربیت اور تزکیہ نفس کے ذریعے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں بدرجہ اتم نظر آتی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اس کا ذکر قرآن مجید میں یوں فرمایا:

وَالَّذِيْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّآ اُوْتُوْا وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ط وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ. (الحشر، ۵۹: ۹)

’’(یہ مال اُن انصار کے لیے بھی ہے) جنہوں نے اُن

(مہاجرین) سے پہلے ہی شہر (مدینہ) اور ایمان کو گھر بنالیا تھا۔ یہ لوگ اُن سے محبت کرتے ہیں جو اِن کی طرف ہجرت کر کے آئے ہیں۔ اور یہ اپنے سینوں میں اُس (مال) کی نسبت کوئی طلب (یا تنگی) نہیں پاتے جو اُن (مہاجرین) کو دیا جاتا ہے اور اپنی جانوں پر انہیں ترجیح دیتے ہیں اگرچہ خود اِنہیں شدید حاجت ہی ہو، اور جو شخص اپنے نفس کے بُخل سے بچالیا گیا پس وہی لوگ ہی با مراد و کامیاب ہیں۔‘‘

اس آیتِ مبارکہ میں انصارِ صحابہ کرامؓ کا ذکر ہے۔ آیئے! اس آیت کا تفصیلی مطالعہ کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انصار صحابہ کرامؓ کی صفتِ سخاوتِ نفس کو کس طرح بیان فرمایا ہے کہ وہ عملی زندگی میں سخاوتِ نفس کا اظہار کس طرح کیا کرتے تھے؟

(۱) ایمان کو وطن بنانا اور مہاجرین سے محبت کرنا

اس آیتِ مبارکہ میں صحابہ کرامؓ کی پہلی صفت یہ بیان کی گئی کہ یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے مدینہ کو اور ایمان کو اپنا وطن اور اپنا گھر بنالیا تھا۔ ان کے لیے ایمان صرف تصدیق اور اقرار نہیں رہا تھا بلکہ ایمان اُن کے اندر گھر کرگیا تھا، ایمان اُن کا گھر ہوگیا تھا اور یہ ایمان کے گھر میں رہنے لگ گئے تھے، گویا ایمان ان کا وطن ہوگیا تھا۔ ایمان کو اپنا وطن بنالینے کے سبب ہی ان لوگوں پر یہ اثر ہوا کہ یہ لوگ مہاجرین سے محبت کرتے تھے۔

یاد رکھیں! ایمان لانے اور ایمان کو وطن بنالینے میں بڑا فرق ہے۔ ہم ایمان لانے والے لوگ ہیں۔ جو لوگ ایمان لاتے ہیں، وہ اقرار و تصدیق کرتے ہیں اور اعمالِ صالحہ بجا لاتے ہیں، یہ ایک درجہ ہے مگر جو لوگ ایمان کو اپنا گھر بنالیتے ہیں اور ایمان کے گھر میں خود بس جاتے ہیں، ایمان اُن کا وطن ہوجاتا ہے تو پھر اُن کی سوچ، عمل، فکر، مزاج، رویہ اور سلوک ایمان کی حدود سے باہر نہیں نکلتا۔۔۔ ایمان ان کا مزاج بن جاتا ہے۔۔۔ وہ ایمان کے مزاج اور ترجیحات کو اپنالیتے ہیں۔۔۔ ایمان اُن کے دل و دماغ میں رچ بس جاتا ہے اور اُن کا احساس بن جاتا ہے۔ پھر وہ لوگ ایمان پر عمل کرتے ہیں۔۔۔ ایمان سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔۔۔ ایمان سے طاقت لیتے ہیں۔۔۔ ایمان اُن کی غذا اور خوراک ہوتا ہے اور اس سے اُن کی بھوک و پیاس ختم ہوتی ہے۔۔۔ ایمان سے انھیں قوت اور لذت میسر آتی ہے اور ایمان اُن کی زندگی بن جاتا ہے۔ ہمیں بھی زبان کے کلمات والے ایمان کو اپنے باطن میں راسخ کرنا ہے اور ایمان کو اپنے اندر ایسا اتارنا ہے کہ ہم خود ایمان کے گھر میں رہیں۔

(۲) دلوں میں تنگی کا نہ ہونا

اس آیت مبارکہ میں انصار صحابہؓ کی دوسری صفت یہ بیان کی گئی کہ:

وَلَا يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّآ اُوْتُوْا.

’’اور یہ اپنے سینوں میں اُس (مال) کی نسبت کوئی طلب (یا تنگی) نہیں پاتے جو اُن (مہاجرین) کو دیا جاتا ہے۔‘‘

یعنی مہاجرین کو مالِ غنیمت دیتے ہوئے ان انصار صحابہؓ کے دلوں میں کوئی تنگی نہیں پائی جاتی۔ غزوات میں مہاجرین و انصار دونوں نے برابر حصہ لیا اور دونوں میں سے ہر کسی نے ایک سا کردار ادا کیا ہے، لہٰذا دونوں مالِ غنیمت کے برابر کے حقدار تھے مگر آپ ﷺ مالِ غنیمت سب سے پہلے مہاجرین کو عطا فرماتے۔ انسانی نفسیات ہے کہ جس معاملے میں کوئی سے دو افراد یا گروہوں نے برابر حصہ لیا ہو اور ایک سا کردار ادا کیا ہو تو ہر ایک اجر اور Reward کے لیے سب سے پہلے پکارے جانے کا متمنی ہوتا ہے، مگر قربان جائیں صحابہ کرامؓ پر کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی تربیت کے ذریعے انھوں نے اس حد تک اپنا تزکیہ نفس کرلیا تھا کہ قرآن مجید اُن کے بارے میں فرماتا ہے کہ مالِ غنیمت جب مہاجر صحابہؓ کو سب سے پہلے دیا جاتا تو انصار صحابہؓ اس حوالے سے اپنے دلوں میں کوئی تنگی محسوس نہ کرتے۔

آیئے! اس بات کو غزوۂ حنین کے ایک واقعہ کے ذریعہ مزید سمجھتے ہیں: غزوہ حنین میں ملنے والے مالِ غنیمت میں سے حضور نبی اکرم ﷺ نے فتح مکہ کے موقع پر اسلام میں داخل ہونے والے نئے لوگوں کو بے حساب عطا فرمایا۔ اس تمام منظر کو نوجوان انصار صحابہؓ بھی ملاحظہ کررہے تھے۔ انھوں نے غزوہ میں اِن لوگوں سے کئی بڑھ کر اہم کردار ادا کیا تھا اور گزشتہ دس سالوں سے یہ اسلام کے لیے مسلسل قربانیاں دیتے

چلے آرہے تھے۔ یہ انصار صحابہ ﷺ فتح مکہ کے موقع پر اسلام میں داخل ہونے والوں سے مالِ غنیمت میں زیادہ حق رکھتے تھے۔ حدیث مبارکہ میں آتا ہے کہ کچھ نوجوان انصار صحابہ آپس میں باتیں کرنے لگے کہ خون تو آج تک ہمارا بہا ہے، دس سال سے مالی و جانی قربانیاں ہم نے دی ہیں مگر حنین کی فتح کے بعد کثیر مالِ غنیمت مکہ کے لوگوں کو دیا جارہا ہے، یہ کیا ہے؟

(مسلم، الصحیح، کتاب الزکوٰۃ، ۲: ۷۳۳، رقم: ۱۰۵۹)

اس صورتِ حال پر وہ کچھ پریشان ہوگئے اور اس معاملہ کو سمجھ نہ سکے کہ اس کے پیچھے کیا راز اور فلسفہ کارفرما ہے؟ حضور نبی اکرم ﷺ ان کی صورتِ حال اور دل کے معاملات کو جان گئے۔ آپ ﷺ نے اس موقع پر انصار صحابہ ﷺ سے خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ مکہ کے بڑے بڑے سرداران مالِ غنیمت سے لدے ہوئے اونٹ لے کر جائیں اور تم مصطفی ﷺ کو واپس لے کر جاؤ؟ کبھی یہ خیال نہ کرنا کہ اب چونکہ مکہ فتح ہوچکا ہے، اس لیے میں مکہ مکرمہ واپس چلا جاؤں گا، نہیں بلکہ میں تمہارے پاس مدینہ منورہ میں ہی قیام کروں گا۔ (بخاری، الصحیح، کتاب الجہاد والسیر، ۳: ۱۱۴۷، رقم: ۲۹۷۸) حضور نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان سے انصار صحابہ ﷺ کے دلوں میں آنے والے تمام اندیشے اور خدشات ختم ہوگئے۔

سمجھانا یہ مقصود ہے کہ انسانی نفسیات اور دل کی کیفیات جو عام طور پر ایسے مواقع پر پیدا ہوتی ہیں، اسے قرآن مجید کی اس مذکورہ آیت میں بیان کیا گیا ہے کہ ''وَلَا یَجِدُوْنَ فِیْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّآ اُوْتُوْا'' یعنی اُن کے دلوں میں مہاجرین کو زیادہ مالِ غنیمت کے ملنے سے کوئی تنگی محسوس نہیں ہوتی تھی بلکہ وہ ہمیشہ سکون و اطمینان اور خوشی کی حالت میں رہتے ہیں۔

قرآن مجید کے یہ الفاظ صحابہ کرام ﷺ کی سخاوتِ قلب کے عکاس ہیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے صحابہ کرام ﷺ کا یہ تزکیہ کیا کہ اُن کے دلوں کو سخی بنادیا اور اللہ رب العزت کی شانِ جودو سخا ان صحابہ کرام ﷺ کے دلوں، رویّوں اور مزاج سے ظاہر ہوتی تھی، جس سے اُن کی زندگیاں بدل گئی تھیں۔

(۳) سراپا ایثار و قربانی

اس آیتِ مبارکہ میں اللہ رب العزت نے صحابہ کرامؓ کی تیسری صفت یہ بیان فرمائی کہ:

وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ.

''اور اپنی جانوں پر انہیں ترجیح دیتے ہیں اگرچہ خود اِنہیں شدید حاجت ہی ہو۔'' (الحشر، ۵۹: ۹)

یعنی صحابہ کرام ﷺ سراپا ایثار تھے۔ ان کی طبیعت، مزاج، کردار، دل اور روح اس قدر خالص ہوگئے کہ وہ دوسروں کو اپنی جان پر ترجیح دیتے اور یہ کیفیت ان کے ظاہر و باطن پر غلبہ پاچکی تھی۔ جہاں کہیں بھی دوسروں کے مفادات اور اِن کی اپنی دلچسپیوں میں تضاد آتا، یہ ہمیشہ دوسروں کو اپنے اوپر ترجیح دیتے۔ ایثار اور سخاوت ان کی عادت اور مزاج بن چکا تھا۔

فلاح کا پیمانہ

صحابہ کرام ﷺ کی اِن تین صفات کو بیان کرنے کے بعد اللہ رب العزت نے فرمایا:

وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ.

''اور جو شخص اپنے نفس کے بُخل سے بچالیا گیا پس وہی لوگ ہی بامراد و کامیاب ہیں۔'' (الحشر، ۵۹: ۹)

گویا اللہ رب العزت نے کامیابی کا پیمانہ واضح کردیا کہ اگر ایمان کے رشتہ پر بنیاد قائم ہو تو دوسروں سے محبت جنم لیتی ہے۔ ہمارا زاویہ مختلف ہے۔ ہم صاحبِ ایمان بھی ہیں اور دوسروں سے محبت بھی نہیں کرتے۔ کیا ہم نے کبھی اپنے من میں ڈوب کر اس امر کا جائزہ لیا کہ ہم صاحبِ ایمان ہونے کے باوجود محبت کا مظہر نہیں ہیں۔ اگر کسی کے لیے محبت پیدا ہوجائے تو سب سے پہلے صفتِ ایثار انسان کے اندر پیدا ہوتی ہے۔ محبت کرنے والا اپنے محبوب کے لیے ہر چیز قربان کردیتا ہے۔۔۔ وہ اس کے لیے سخی ہوجاتا ہے۔۔۔ اس کی تکریم بجا لاتا ہے۔۔۔ اور ہمیشہ اس کی بہتری اور بھلائی کے لیے سوچتا ہے۔

(جاری ہے) ❁❁❁❁❁❁

حضور نبی اکرم ﷺ پر درود وسلام پڑھنے کی فضیلت

جب فرشتے آپ ﷺ پر درود پڑھتے ہیں تو جنت کی وسعت بڑھ جاتی ہے

جنت کو آپ ﷺ سے ایسے محبت ہے جیسے بچے کو باپ سے ہوتی ہے

مفتی عبدالقیوم خان ہزاروی

امام نبھانیؒ اپنی کتاب سعادۃ الدارین میں فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ پر درود پڑھنا فرشتوں کا ذکر ہے جو جنت کے اردگرد رہتے ہیں اور حضور ﷺ پر درود پڑھنے کی ایک برکت یہ ہے کہ جب بھی فرشتے یہ ذکر کرتے ہیں جنت کی وسعت بڑھ جاتی ہے۔ اس لیے نہ تو فرشتے آپ ﷺ کے ذکر سے جدا ہوتے ہیں اور نہ جنت بڑھنے سے رکتی ہے یعنی وہ اپنے پیچھے جنت کو کھینچتے چلے جاتے ہیں اور جنت ان ملائکہ کے تسبیح کی طرف منتقل ہونے تک بڑھتی جائے گی۔

میں نے شیخ ؓ سے سوال کیا کہ تسبیح اور دوسرے اذکار کے بجائے جنت درود شریف سے کیوں بڑھنے لگی؟ تو آپ ؓ نے فرمایا: اس لیے کہ جنت دراصل نبی کریم ﷺ کے نور سے بنی ہے۔ پس اسے حضور ﷺ سے ایسے ہی محبت ہے جیسے بچے کو باپ سے ہوتی ہے اور جب وہ آپ ﷺ کا ذکر سنتی ہے تو اس میں چستی آ جاتی ہے اور وہ اڑ کر آپ کے پاس آنا چاہتی ہے کیونکہ آپ سے اس کو سیرابی حاصل ہوتی ہے۔

پھر آپ نے چوپائے کی مثال دی جسے اپنی غذا، چارہ اور جو کا اشتیاق ہو اور وہ سخت بھوکا ہو، پھر اس کے پاس جو لائے جائیں، جب وہ ان کو سونگھے گا تو قریب ہو گا، جب اس سے دور کیا جائے گا تو وہ بھی پیچھے پیچھے چلتا جائے گا یہاں تک کہ ہم اس کو پکڑ لیں گے۔ یہی حال ان فرشتوں کا ہے جو جنت کے اردگرد اور اس کے دروازوں پر حضور ﷺ کے ذکر اور درود میں مشغول ہوتے ہیں، پس اس کا شوق پیدا ہوتا ہے اور وہ ان کی طرف چل پڑتی ہے اور چونکہ وہ اس کے چاروں طرف ہوتے ہیں لہذا جنت بھی چاروں طرف سے بڑھتی ہے۔

شیخ ؓ نے فرمایا: اگر اللہ اس کے روکنے کا ارادہ نہ فرماتا تو وہ حضور ﷺ کی ظاہری زندگی میں ہی دنیا میں ظاہر ہوجاتی اور جہاں آپ ﷺ تشریف لے جاتے وہ بھی آپ ﷺ کے ساتھ جاتی اور جہاں آپ ﷺ رہتے وہ بھی رہتی لیکن اللہ تعالیٰ نے اسے آپ ﷺ کے ساتھ نکل آنے سے روک دیا تاکہ لوگوں کا آپ ﷺ پر ایمان بالغیب رہے۔

حضور ﷺ پر صلوٰۃ وسلام کا حکم مطلق ہے

حضرت ابی بن کعب ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ سے عرض کیا:

يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي أُكْثِرُ الصَّلَاةَ عَلَيْكَ فَكَمْ أَجْعَلُ لَكَ مِنْ صَلَوتِي؟ فَقَالَ: مَا شِئْتَ، قُلْتُ: الرُّبُعَ؟ قَالَ: مَا شِئْتَ، وَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ، قُلْتُ: النِّصْفُ؟ قَالَ: مَا شِئْتَ وَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قَالَ: الثُّلُثَيْنِ؟ قَالَ: مَا شِئْتَ وَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَجْعَلُهَا كُلَّهَا لَكَ؟ قَالَ: إِذًا تُكْفَى هَمَّكَ، وَيُغْفَرُ لَكَ ذَنْبُكَ.

”یارسول اللہ میں آپ پر درود پڑھتا ہوں تو کتنا وقت درود کے لیے مقرر کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جتنا چاہو۔ میں نے عرض کیا: چوتھا حصہ؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جتنا چاہو، اگر درود کا وقت بڑھا دو تو تمہارے لیے بہتر ہے۔ میں نے کیا:

آدھا وقت؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جتنا چاہو، اگر درود کا وقت بڑھا دو تو تمہارے لیے بہتر ہے۔ میں نے کہا: دو تہائی وقت؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جتنا چاہو لیکن اگر درود کا وقت بڑھا دو تو تمہارے لیے بہتر ہے۔ میں نے کہا: میں سارا وقت درود ہی پڑھوں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تب تو تمہارے غموں کے لیے کافی ہے اور تمہارے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

(ترمذی، السنن،۴:۶۳۶، الرقم ۲۴۵۷، کتاب صفۃ القیامۃ والرقائق والورع، باب ما جاء في صفۃ أواني الحوض)

☆ حضرت ابو طلحہ ؓ سے مروی ہے کہ ایک دن حضور نبی اکرم ﷺ خوش خوش تشریف لائے۔ فرمایا: جبریل میرے پاس تشریف لائے اور کہا: آپ (ﷺ) کا رب فرماتا ہے:

أَمَا يُرْضِيكَ يَا مُحَمَّدُ أَنَّهُ لَا يُصَلِّي عَلَيْكَ أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِكَ، إِلَّا صَلَّيْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا، وَلَا يُسَلِّمُ عَلَيْكَ أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِكَ، إِلَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا.

”اے محمد ﷺ! کیا آپ اس پر راضی نہیں کہ آپ کی امت میں سے جو کوئی آپ پر درود بھیجے میں اُس پر دس رحمتیں نازل کروں اور جو کوئی آپ پر سلام بھیجے میں اس پر دس سلام نازل کروں۔“

(النسائی، السنن، باب الفضل في الصلاۃ علی النبي،۳:۵۰، الرقم ۱۲۹۵)

درود و سلام کے بغیر دعا قبول نہیں

حضرت فضالہ بن عبید کہتے ہیں کہ نبی علیہ السلام تشریف فرما تھے کہ ایک شخص آیا، نماز پڑھی اور دعا مانگی:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ.

الٰہی مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اَعَجِلْتَ اَيُّهَا الْمُصَلِّيْ نمازی تو نے جلدی کی: اِذَا صَلَّيْتَ فَقَعَدْتَ فَاحْمَدِ اللهَ بِمَا هُوَ أَهْلُه وَصَلِّ عَلَيَّ ثُمَّ ادْعُه.

جب نماز پڑھ لے تو بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کے شایانِ شان اس کی حمد و ثنا بیان کر، پھر مجھ پر درود بھیج۔ پھر اس سے دعا مانگ۔

کہتے ہیں کہ پھر ایک اور صاحب آئے، نماز پڑھی، اللہ کی حمد بیان کی اور نبی کریم ﷺ پر درود بھیجا۔ نبی علیہ السلام نے اس سے فرمایا:

اَيُّهَا الْمُصَلِّيْ اُدْعُ تُجَبْ.

اے نمازی دعا مانگ! قبول ہو گی۔ (ترمذی، السنن، باب جامع الدعوات عن النبی، ۵: ۵۱۶، الرقم:۳۴۷۶)

حضرت عمر فاروق ؓ سے روایت ہے آپ ؓ نے فرمایا:

اِنَّ الدُّعَآءَ مَوْقُوْفٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ لَا يَصْعَدُ مِنْهَا شَيْئٌ حَتّٰى تُصَلِّيَ عَلٰى نَبِيِّكَ.

جب تک تم اپنے نبی کریم ﷺ پر درود نہ بھیجو بلاشبہ تمہاری دعا زمین و آسمان کے درمیان معلق رہتی ہے اور ذرہ بھر اوپر نہیں جا سکتی (قبول نہیں ہوتی) (ترمذی، السنن، کتاب أبواب الصلاۃ باب ما جاء في فضل الصلاۃ علی النبی،۲:۳۵۶، الرقم:۴۸۶)

ادائیگی قرض کے بعد سب سے بڑی عبادت

حضرت عبدالوہاب متقیؒ نے شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ کو مدینہ طیبہ کی زیارت کے لیے روانگی کے وقت الوداع کرتے ہوئے فرمایا:

یہ بات ذہن میں رکھو اور آگاہ رہو کہ اس راہ میں ادائے فرض کے بعد کوئی عبادت حضور سیدِ کائنات ﷺ پر درود شریف پڑھنے کے برابر نہیں ہے، تمہیں چاہیے کہ اپنا سارا وقت اس میں صَرف کرو، کسی اور کام میں مشغول نہ ہو۔ عرض کیا گیا: اس کے لیے کوئی معین تعداد بھی ہے؟ فرمایا: یہاں عدد معین کرنے کی ضرورت نہیں۔ اس قدر پڑھو کہ ہر وقت اسی سے رطب اللسان رہو حتیٰ کہ ان ہی کے رنگ میں رنگے جاؤ اور اس میں مستغرق رہو۔

آقائے دو جہاں ﷺ نے اس شخص کو بخیل قرار دیا جس کے سامنے آپ ﷺ کا تذکرہ ہو اور وہ آپ ﷺ پر درود شریف نہ پڑھے۔ ارشاد فرمایا:

اَلْبَخِيْلُ الَّذِيْ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَه فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ.

بڑا کنجوس وہ ہے جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور اس نے مجھ پر درود نہ پڑھا۔ (ترمذی، السنن، کتاب الدعوات عن رسول اللہ باب في دعاء النبی،۵:۵۵۱، الرقم:۳۵۴۶)

❁❁ ❁❁❁

تربیتِ انسانی کے مختلف پہلو

عمدہ تربیت کی نشانی اطاعتِ رسول ﷺ کا پیکر ہونا ہے

حضور نبی اکرم ﷺ نے تربیت کے ذریعہ افراد امت کو مادی الذہن کی بجائے روحانی الذہن بنایا

ڈاکٹر نعیم انور نعمانی

تربیت کے عمل سے انسانی زندگی کی رفعت اور عظمت وابستہ ہے۔ ایک عمدہ اور اعلیٰ ترین تربیت کے اثرات انسان کی شخصیت میں اس طرح ظاہر ہوتے ہیں جیسے زمین میں کاشت کیے گئے بیج کے اثرات ایک بہترین پودے، درخت اور پھل کی صورت میں ظاہر ہوتے ہیں۔ بیج اور زمین جس قدر اعلیٰ ہوگی، اسی قدر اس کی پیداوار بھی اعلیٰ و ارفع ہوگی۔ اسی طرح انسان کی اعلیٰ شخصیت اس کی ارفع تربیت کی آئینہ دار ہوتی ہے۔

اگر انسان کی عمدہ تربیت کردی جائے تو معاشرے میں اس کی قدرو قیمت اور فضیلت و اہمیت بھی زیادہ ہوجاتی ہے۔ تربیت کا آغاز بہترین پرورش اور عمدہ آدابِ حیات سکھانے سے شروع ہوتا ہے اور رفتہ رفتہ یہ تربیت اپنے ارتقائی مراحل طے کرتی رہتی ہے۔ جوں جوں انسان کی ذات میں تربیت کا غلبہ نمایاں ہوتا چلا جاتا ہے، انسانی شخصیت اسی قدر نکھرتی چلی جاتی ہے۔

اسی لیے امام راغب اصفہانی نے تربیت کا معنی ہی یہ کیا ہے کہ:

’’تربیت کسی شے کی رفتہ رفتہ اس طرح پرورش کرنا ہے کہ وہ حدِ کمال کو پہنچ جائے۔‘‘ (اصفہانی، المفردات فی غریب القرآن، ص: ۱۸۲)

تربیت ایک عملِ مسلسل ہے اور یہ بار بار توجہ کا متقاضی ہے۔ توجہ کا تسلسل ہی انسان کو کسی اعلیٰ عادت پر ثابت قدم رکھتا ہے اور یہی استقامت انسانی شخصیت کی شناخت بن جاتی ہے۔ تربیت پانے والا آہستہ آہستہ اپنی صفات کے کمال کی طرف بڑھتا ہے اور انسان کے اندر موجود خوبی رفتہ رفتہ ترقی و ارتقاء کا مرحلہ طے کرتی ہے۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری تربیت کا مفہوم بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’انسان کی صفتِ ملکوتیت کو طاقتور بنانا اور صفتِ بہیمیت کو کمزور کرنا تربیت کہلاتا ہے۔ (تربیت کا قرآنی منہاج، ص:۴)

تربیت کے لیے تعلیم کی ناگزیریت

تربیت کا لازمی تقاضا تعلیم ہے۔ تعلیم ہی تربیت کے نقوش متعین کرتی اور اس کی جہات مختص کرتی ہے۔ عمدہ تعلیم اچھی تربیت کا ایک لازمی وظیفہ ہے۔ اسی لیے رسول اللہ ﷺ نے امت کو کتاب کی تعلیم بھی دی اور تعلیمِ حکمت سے بھی سرفراز کیا۔ تربیتِ افراد کے ضمن میں قرآن مجید نے رسول اللہ ﷺ کے اس عملِ تعلیم کا ذکر یوں کیا ہے۔ ارشاد فرمایا:

وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ. (البقرہ،۲: ۱۲۹)

’’آپ ﷺ انہیں کتاب وحکمت کی باتیں سکھاتے ہیں۔‘‘

تعلیم و تربیت کے امتزاج سے ہی ایک انسان کی بہترین شخصیت بنتی ہے۔ تعلیم و تربیت جس قدر عمدہ ہوگی، اسی قدر اعلیٰ و ارفع شخصیت کا ظہور ہوگا۔ ایک اچھے معاشرہ کا قیام ایک مثالی تعلیم و تربیت کے بغیر ممکن نہیں۔ معاشرہ افراد سے تشکیل پاتا ہے اور اعلیٰ فرد عمدہ تعلیم و تربیت سے بنتا ہے۔ ایمان انسان کے لیے بمنزلہ تعلیم کے ہے اور تربیت اس ایمان پر عمل کا نام ہے۔ تربیت انسان کے لیے نجات کا باعث بنتی ہے۔

جبکہ تربیت کا فقدان انسان کے لیے ہلاکت کا سبب بنتا ہے۔

تربیت کی عمومیت اور مربیّ کی ذمہ داری

ہر بڑے منصب والا خواہ وہ باپ ہو، استاد ہو، قوم کا سردار ہو یا قوم کا حاکم ہو، اس کی ذمہ داری کلمہ خیر اور کلمہ نصیحت کرتے رہنا ہے۔ یعنی وہ اپنی قوم کو ضرور کلمہ حق کہے اور ہر اچھے عمل کے لیے ان کی تربیت کا اہتمام کرے۔ اسلام نے تربیت کے عمل کو محدود نہیں کیا بلکہ تربیت کے عمل میں وسعت کو اختیار کیا ہے۔ تربیت کا محدود دائرہ کار اس کے مقاصد کو بھی محدود کردیتا ہے۔ تربیت کا لفظ اسلامی تعلیمات کی رُو سے اپنے اندر معنی کی وسعت اور جامعیت رکھتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ان اللہ سائل کل راع عما استرعاہ احفظ ام ضیع.

(ابن حبان، الصحیح، کتاب السیر باب فی الخلافۃ والامارۃ، ١٠: ٤٤٩٢)

’’بے شک اللہ تعالیٰ ہر نگہبان سے اس کے زیرِ تربیت افراد کی حفاظت و نگہبانی کے بارے میں سوال کرے گا۔ آیا کہ اس نے اس حقِ تربیت کی حفاظت کی ہے یا اسے ضائع کردیا ہے۔‘‘

راع صحیح معنوں میں وہی ہے جو اپنے زیرِ تربیت افراد کی جملہ پہلوؤں سے عمدہ اور بہتر تربیت کرے اور ان کے کسی بھی حقِ تربیت کو ضائع نہ کرے۔ ہر ایک بچے کے والد پر، ہر قوم کے حاکم پر اور ہر ایک شاگرد کے استاد پر اس کے زیرِ عاطفت کا حقِ تربیت ہے اور اگر ہر سطح کا مربیّ اپنا فرضِ تربیت ادا کردے تو ہر ہر سطح کے زیرِ تربیت افراد کا حقِ تربیت ادا ہوجائے گا۔

ایمان اور عملِ صالح کی تربیت

تعمیرِ شخصیت کا صحیح زمانہ بچپن ہے۔ بچپن میں اگر افراد کی اعلیٰ انداز میں تربیت کا اہتمام کردیا جائے تو یہی تربیت انسان کی اعلیٰ اور ارفع شخصیت کی بنیاد اور اساس بن جاتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اکرموا اولادکم واحسنوا ادبھم.

(ابن ماجہ، السنن، کتاب الادب باب برالوالدین، رقم الحدیث: ٣٦٧١)

’’اپنی اولاد کی عزت افزائی کرو اور ان کو آداب سکھاؤ۔‘‘

اس حدیثِ مبارک نے تربیتِ افراد کا ایک بہترین اصول ہمارے لیے عیاں کیا ہے کہ اصولِ تکریم سے حصولِ تادیب کی منزل حاصل کرو۔ تربیت کا نکتہ آغاز تکریم ہے اور اس کا نتیجہ تادیب ہے اور تربیت، تہذیبِ عادات اور اصلاحِ ذات کا نام ہے۔ جب تربیت اپنے حقیقی تصور کے ساتھ دی جائے تو یہ عملِ تربیت، نتیجہ خیز ہوجاتا ہے۔ تربیت افراد کے حوالے سے رسول اللہ ﷺ نے ایمان اور عملِ صالح کی تربیت کا بھی خصوصی التزام کیا ہے۔ ایک شخص اگر ایمان میں مضبوط اور عمل میں پختہ ہوجائے تو یہ اس کے تربیت یافتہ ہونے کی ایک واضح شناخت اور علامت ہے۔

ایمان اور عملِ صالح انسان کو اعلیٰ تربیت کی طرف گامزن کرتا ہے اور ہر طرح کے نقصان اور خسارے سے محفوظ کرتا ہے۔ کسی بھی تربیت کا کمال یہ ہے کہ انسان کی سوچ کو مفید بنادیا جائے اور عمل کو نافع بنادیا جائے۔ یہ مقصد ہمیں ایمان اور عملِ صالح سے حاصل ہوتا ہے۔ ایمان سوچ کو کارآمد اور مفید بناتا ہے جبکہ عملِ صالح انسانی عمل کو نفع بخش بناتا ہے۔ قرآن مجید نے بار بار اہلِ ایمان سے دو ہی چیزوں کا تقاضا اور مطالبہ کیا ہے: (١) ایمانِ کامل (٢) عملِ صالح۔ ان دونوں چیزوں پر عمل کرنے والا ہی تربیت یافتہ انسان نظر آتا ہے۔

تربیت کا حسن؛ صفتِ اطاعت کا نمو

اطاعتِ الٰہی اور اطاعتِ رسول ﷺ کا عمل جب ایک تربیتی عمل بن کر انسان کی شخصیت کا حصہ بنتا ہے تو انسان کی شخصیت پُر وجاہت اور رعب دار بن جاتی ہے۔ انسان اطاعت کے عمل کے باعث دوسروں کے لیے قابلِ تقلید ٹھہرتا ہے۔ انسانی تربیت کا کمال یہ ہے کہ انسان اپنے عمل میں اطاعتِ رسول ﷺ سے مطابقت اور سیرتِ رسول ﷺ سے موافقت اختیار کرلے۔

عملِ اطاعت، عمدہ تربیت سے نمو پاتا ہے۔ اگر تربیت میں کسی قسم کا فقدان رہ جائے تو اطاعت کا عمل ثمر آور نہیں ہوتا۔ عمدہ تربیت کا پہلا اصول ہی اطاعت و پیروی ہے۔ اسی لیے قرآن مجید نے متعدد مقامات پر ایک مومن سے بار بار اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کا مطالبہ کیا ہے، اس

اطاعت سے روگردانی کو ناکامی قرار دیا ہے اور اس اطاعت پر عملی پابندی کو کامیابی قرار دیا ہے۔

جب طبیعت اچھی تربیت کے نتیجے میں تشکیل پذیر ہوتی ہے تو انسان کڑے سے کڑے حالات میں بھی استقامت کا کوہِ گراں بن کر اس اطاعت کو بجا لارہا ہوتا ہے۔ صحابہ کرامؓ کا طرۂ امتیاز یہ تھا کہ حالات کی سنگینی، آراء کا اختلاف اور ظاہری حالت اطاعتِ رسول ﷺ کو عملی جامہ پہنانے میں کبھی اُن کی راہ کی رکاوٹ نہ بنتی۔ یہی اطاعتِ رسول ﷺ کا جذبہ ہی صحابہ کرامؓ کی زندگیوں کی کامیابی کا راز تھا، جس کو وہ اپنی زندگیوں میں عقیدہ اور ایمان کی حد تک اختیار کیے ہوئے تھے۔

تربیت کا اعلیٰ اصول: جہدِ مسلسل

تربیت افراد کے نبوی منہج میں یہ پہلو بھی بڑی آب و تاب کے ساتھ دکھائی دیتا ہے کہ افرادِ امت کی طبیعتوں میں محنت و مشقت کا جذبہ نہ صرف پیدا کیا جائے بلکہ اسے وقتاً فوقتاً ابھارا بھی جائے۔ اس لیے کہ محنت سے انکار ایک اچھی تربیت سے فرار ہے۔ محنت سے افراد کی عزت اور عظمت وابستہ ہے۔ محنت ایک ایسا انسانی عمل ہے جس کا نتیجہ رفعت اور عظمت ہے۔ باری تعالیٰ انسان کے اندر عبادت اور حصولِ رزق دونوں جہات سے محنت دیکھنا چاہتا ہے اور کسی ایک سمت کی محنت کو اپنی مشیت کے خلاف قرار دیتا ہے۔ جہدِ مسلسل کے اس آفاقی ضابطے اور اصول سے آگاہ کرتے ہوئے باری تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى. (النجم،۵۳: ۳۹)

’’انسان کو (عدل میں) وہی کچھ ملے گا جس کی اُس نے کوشش کی ہوگی (رہا فضل اس پر کسی کا حق نہیں وہ محض اللہ کی عطاء و رضا ہے جس پر جتنا چاہے کر دے)۔‘‘

عبادت کے عمل سے بڑھ کر ایک بندے کا کون سا عمل مرغوب ہوسکتا ہے؟ مگر اس حوالے سے ہمیں واضح حکم دیا کہ تم ہر وقت ہرگز ہرگز مصروفِ عبادت ہی دکھائی نہ دو بلکہ حصولِ رزق کے لیے بھی کاوش کرتے ہوئے نظر آؤ۔ ارشاد فرمایا:

فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِى الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللهِ. (الجمعة،۶۲: ۱۰)

’’پھر جب نماز ادا ہو چکے تو زمین میں منتشر ہو جاؤ اور (پھر) اللہ کا فضل (یعنی رزق) تلاش کرنے لگو۔‘‘

اس آیت کریمہ نے نماز میں بھی محنت کا درس دیا ہے اور حصولِ رزق کے لیے بھی مسلسل محنت کی تاکید کی ہے۔ محنت اور مسلسل محنت صحابہ کرام اور خلفائے راشدینؓ کا شعار تھا، اس لیے وہ کسی بھی معاملے میں محنت سے جی نہیں چراتے تھے بلکہ ان کا جی محنت کے بغیر کہیں لگتا نہ تھا۔ خلفاء راشدین کی خلافت اور امارت محنت کے راستے کی رکاوٹ نہ بنی اور نہ ان شخصیات نے محنت کرنے میں کوئی عار محسوس کی اور نہ اس عمل کو اپنے منصب کے خلاف جانا۔ محنت میں باری تعالیٰ نے انسان کے لیے عزت اور رفعت رکھی ہے۔ کاش یہ راز ہر انسان پر منکشف ہوجائے۔ ہر قد آور اور عظیم شخصیت کے پس منظر میں جہدِ مسلسل کا ہی راز عیاں دکھائی دیتا ہے۔

تربیت کی آبیاری۔ آخرت کی تیاری

تربیت افراد کے نبوی منہج میں ایک پہلو آخرت کے حوالے سے بھی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنی تربیت کے ذریعے افرادِ امت کو مادی الذہن نہیں بلکہ روحانی الذہن بنایا ہے۔ مادی ذہن فقط دنیا کی بات کرتا ہے، جبکہ روحانی ذہن دنیا کو اختیار کرتے ہوئے آخرت کو ترجیح دیتا ہے۔ مادیت میں ہر قدرِ انسان کا زوال ہے جبکہ روحانیت ہی انسانی اقدار کو فروغ دیتی ہے۔ مادیت خود غرضی کا نام ہے، جبکہ روحانیت بے نفسی اور بے غرضی کا نام ہے۔ اسلامی اندازِ تربیت افراد کو روحانی الذہن بناتا ہے۔ قرآن اسی حقیقت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بیان کرتا ہے:

وَابْتَغِ فِيْمَآ اٰتٰكَ اللهُ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ وَلَا تَنْسَ نَصِيْبَكَ مِنَ الدُّنْيَا وَاَحْسِنْ كَمَآ اَحْسَنَ اللهُ اِلَيْكَ وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِى الْاَرْضِ ط اِنَّ اللهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ.

’’اور تو اس (دولت) میں سے جو اللہ نے تجھے دے رکھی ہے آخرت کا گھر طلب کر، اور دنیا سے (بھی) اپنا حصہ نہ بھول اور تو (لوگوں سے ویسا ہی) احسان کر جیسا احسان اللہ نے تجھ سے فرمایا ہے اور ملک میں (ظلم، ارتکاز اور استحصال کی صورت میں) فساد انگیزی (کی راہیں) تلاش نہ کر، بے شک اللہ

فساد بپا کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔‘‘ (القصص، ۲۸:۷۷)

اس آیتِ کریمہ نے تربیتِ اسلامی کے مقصد کا تعین کردیا ہے کہ انسانی عمل آخرت کی محنت سے بھی خالی نہ ہو اور انسانی عمل دنیا کی حصہ داری اور دنیوی حاجات وضروریات سے بھی لاتعلق نہ ہو۔ گویا دنیا اور آخرت دونوں کو اختیار کرنا اسلامی تربیت ہے۔ دنیا کو چھوڑ کر رہبانیت اختیار کرنا اِسلامی تربیت کا اثر نہیں ہے اور فقط دنیا ہی کا ہوجانا اور اپنے مولا اور خالق و مالک کو بھول جانا بھی اسلامی طریقِ تربیت نہیں ہے۔ رہبانیت کا اگر افراط ہے تو دنیا داری تفریط ہے، جبکہ اسلام کا درسِ حیات اور طریقِ تربیت اعتدال پسندی اور میانہ روی ہے۔ اسی لیے فرمایا کہ ’’وَلَا تَنْسَ نَصِيْبَكَ مِنَ الدُّنْيَا‘‘ کہ تم اپنا دنیوی نصیب بھی فراموش نہ کرو اور اس کے ساتھ ساتھ ’’وابتغ فيما اتاك الله الدار الآخرة‘‘ کے مصداق آخرت کا نصیب بھی طلب کرو۔ آخرت کے لیے اعمالِ صالحہ اور نجات کی صورت آج ہمیں اپنے اعمال کے ذریعے پیدا کرنی ہے۔ گویا ہمارا آج ہماری کامیابی کی ضمانت بھی بن سکتا ہے اور ہمارا آج ہمیں ناکامی سے بھی دوچار کرسکتا ہے۔ اس لیے جس کا ’’آج‘‘ سنور گیا، اس کا ’’کل‘‘ بھی سنور گیا اور جس کا ’’آج‘‘ برباد ہے، اس کے ’’کل‘‘ کی بھی کوئی ضمانت نہیں ہے۔

تربیت؛ افضل عمل کو اپنانے کا نام ہے

تربیت اپنی حالت بدلنے کا نام بھی ہے۔ تربیت یہ ہے کہ انسان اسفل حال سے اعلیٰ حال کی طرف منتقل ہوجائے۔ انسان چھوٹی چیز کو چھوڑ کر بڑی چیز اختیار کرلے، ادنیٰ عمل ترک کردے اور ارفع عمل اپنالے۔ زندگی نام ہی سعیِ مسلسل کا ہے، سعی کبھی انسانی زندگی سے جدا نہیں ہوتی۔ انسان دنیا جہان کی سہولت رکھنے کے باوجود اپنی ذات میں سعی کا انکار نہیں کرسکتا۔ اس لیے ایک مسلمان کی ذمہ داری ہے کہ وہ سعیِ مسلسل کا خود کو پیکر بنائے، اپنی تعلیم اور تربیت کے ذریعے خود بھی بدلے اور اوروں کو بدلنے والا بھی بنے۔ قرآن مجید نے انسان کو اپنے آپ کو اس قدر بدلنے کا حکم دیا کہ ہر لحہ تغیر و تبدیلی تمہاری پہچان اور شناخت بن جائے۔ اس لیے فرمایا:

اِنَّ اللهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ.

’’بے شک اللہ کسی قوم کی حالت کو نہیں بدلتا یہاں تک کہ وہ لوگ اپنے آپ میں خود تبدیلی پیدا کر ڈالیں۔‘‘ (الرعد، ۱۳:۱۱)

تبدیلی اور مسلسل تبدیلی بہترین تربیت کا عکاس ہوتی ہے۔ تبدیلی خوب سے خوب تر کی تلاش کا تقاضا کرتی ہے۔ انسان ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف منتقل ہوتا ہے۔ مگر پہلی حالت دوسری حالت سے بہتر ہو تو یہ تبدیلی اچھی شمار ہوتی ہے اور انسان کی تربیت کا مقصد بھی یہ ہے کہ انسان ہر خیر کو اپنی طبیعت میں جمع کرے، ہر اعلیٰ خلق کو اپنائے اور ہر اچھے رویے کو اپنی ذات میں جگہ دے، ہر بہترین ادب سے خود کو آراستہ کرے اور ہر ارفع عادت سے خود کو مزیّن کرے تو یہ تبدیلی ہی بہترین تبدیلی ہے۔ اسلام اسی تبدیلی کا ہم سے تقاضا کرتا ہے۔ اگر کوئی قوم وقت اور حالات کا ساتھ نہ دیتے ہوئے خود کو جامد اور معطل کرلے اور وقت کی رفتار کے ساتھ نہ بدلے تو وہ تنزلی کا شکار ہوکر صفحۂ ہستی سے مٹ جاتی ہے۔ اس لیے بہترین تربیتِ فرد اور تہذیبِ افراد یہ ہے کہ ہر نئی تبدیلی کو دل سے قبول کیا جائے۔

خلاصۂ کلام

رسول اللہ ﷺ نے بحیثیتِ معلمِ انسانیت اور مربّی وہ افراد اور اشخاص انسانی تاریخ میں تیار کیے ہیں کہ جنہوں نے انسانی حیات کی کایا پلٹ دی۔ ان افراد کے ذریعے آپ ﷺ نے انسانوں کو نئی اقدار دیں، اعلیٰ اخلاق دیئے، ارفع اصول دیئے، انفرادی زندگی کی کامیابی کے راز بتائے، زندگی کے استحکام کے گُر سمجھائے، انسانی معاشرے کی وحدت کی بنیادوں پر تفہیم کرائی، نسلِ انسانی کے ارتقاء کے راز ان پر منکشف کیے اور ارفع و اعلیٰ انسانی اقدار کے جیتے جاگتے کردار صحابہ کرام ﷺ کی صورت میں عالمِ انسانیت کے سامنے متعارف کرائے۔

صحابہ کرام ﷺ کی مختلف النوع خوبیاں اور ان کے مختلف میدانوں کے کمالات اور ان کی شخصیتوں کی ہمہ جہت صفات، یہ سب کی سب تربیتِ نبوی ﷺ کے عملی شواہد اور مثالی مظاہر ہیں جو قیامت تک رسول اللہ ﷺ کی تربیت کے اثرات اور ثمرات کو نہ صرف واضح کرتے رہیں گے بلکہ انسانوں کو ان کرداروں سے اکتسابِ فیض کی ترغیب بھی دیتے رہیں گے۔ ❁❁❁❁

38ویں عالمی میلاد کانفرنس 2021ء

منہاج القرآن کی شناخت فروغِ عشقِ مصطفی ﷺ ہے

شیخ الاسلام نے تفسیر القرآن کی تکمیل کا ایمان افروز اعلان فرمایا

مینارِ پاکستان پر چیئرمین سپریم کونسل ڈاکٹر حسن محی الدین قادری کا خطاب

خصوصی رپورٹ: محبوب حسین

تحریک منہاج القرآن کی پہچان اور انفرادیت محبت و عشقِ مصطفیٰ ﷺ سے عبارت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تحریک منہاج القرآن کے پلیٹ فارم سے جشنِ میلادِ مصطفیٰ ﷺ کا اہتمام عالمی سطح پر نہایت تزک و احتشام سے کیا جاتا ہے۔ عشقِ رسالت مآب ﷺ کے فروغ کے لیے عظیم الشان عالمی میلاد کانفرنس کا آغاز ہوئے 38 برس ہوچکے ہیں۔ الحمدللہ تحریک منہاج القرآن نے بھرپور ذوق و شوق کے ساتھ حضور ﷺ سے والہانہ محبت و الفت اور آپ ﷺ سے وفاداری نبھانے کا پیغام نہ صرف دنیا بھر میں پہنچایا ہے بلکہ جشنِ آمدِ مصطفیٰ ﷺ کو معاشرتی و تہذیبی ثقافت کا اہم حصہ بنانے میں بھی اہم کردار ادا کیا ہے۔ تحریک منہاج القرآن آمدِ مصطفیٰ ﷺ کی خوشی کے ساتھ ساتھ آپ ﷺ کی ولادتِ باسعادت کی مقصدیت و اہمیت کے تصور کو بھی اجاگر کررہی ہے اور اتحاد و یکجہتی، محبت و رواداری، امن و آشتی اور قوتِ برداشت کی تعلیمات کو بھی دنیا بھر میں عام کررہی ہے۔

اللہ رب العزت کے پیارے حبیب اور محسنِ کائنات ﷺ کی آمد پر اظہارِ تشکر کے لیے امسال بھی حسبِ روایت ماہِ ربیع الاول کا چاند طلوع ہوتے ہی تحریک منہاج القرآن کے مرکزی سیکرٹریٹ اور منارۃ السلام کو برقی قمقموں اور روشنیوں سے سجایا گیا۔ یکم ربیع الاول سے لے کر دس ربیع الاول تک مرکزی سیکرٹریٹ سے مشعل بردار ریلیاں نکالی گئیں، ان ریلیوں میں کالج آف شریعہ منہاج یونیورسٹی کے طلبہ، اساتذہ اور مرکزی قائدین کے علاوہ اہل محلّہ شریک ہوئے۔ نمازِ عشاء کے بعد مرکزی سیکرٹریٹ کے صفہ ہال میں روزانہ محافلِ میلاد اور ضیافت کا انعقاد کیا گیا جس میں مرکزی قائدین، کارکنان، سٹاف ممبران اور عوام الناس کی کثیر تعداد شریک ہوئی۔

ان تمام محافل کا عروج وکمال اپنے اندر فیوض و برکات سموئے ہوئے ربیع الاول کی بارھویں شب 18 اکتوبر 2021ء لاہور کے تاریخی مقام مینارِ پاکستان پر عالمی میلاد کانفرنس کی صورت میں جلوہ گر ہوا جس میں ہر طبقۂ زندگی سے تعلق رکھنے والے نامور احباب، علماء و مشائخ، اقلیتی نمائندوں، وکلاء، سیاستدان، تاجر برادری، طلبہ، اساتذہ اور خواتین وحضرات نے لاکھوں کی تعداد میں شرکت کی۔

☆ اس کانفرنس میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کینیڈا سے براہِ راست آن لائن شریک رہے اور پوری کانفرنس کے دوران مختلف مواقع پر اپنے ملفوظاتِ عالیہ سے بھی نوازتے رہے۔

☆ اس عالمی میلاد کانفرنس میں شریک مہمانانِ گرامی قدر میں چیئرمین سپریم کونسل محترم ڈاکٹر حسن محی الدین قادری، صدر تحریک منہاج القرآن محترم ڈاکٹر حسین محی الدین قادری، محترم علامہ منشاء تابش قصوری (سابق شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ لاہور) محترم پیر سید بلال چشتی (سجادہ نشین خواجہ اجمیر شریف)، محترم پیر احمد اصم ہجویری، محترم پیر سید وحیداللہ غزالی، محترم مفتی محمود احمد صدیقی، محترم مفتی امداد اللہ قادری (صدر نظام المدارس

پاکستان)، محترم مولانا عبدالخبیر آزاد (چیئرمین رویئت ہلال کمیٹی) محترم مولانا سید ضیاء اللہ شاہ بخاری، محترم پیر سید شمس الرحمٰن مشہدی، محترم سید جواد حیدر نقوی، محترم مفتی محمد اقبال چشتی، ناظم اعلیٰ تحریک منہاج القرآن محترم خرم نواز گنڈا پور، محترم بریگیڈیئر (ر) اقبال احمد خان، محترم جواد حامد (ڈائریکٹر نظامت سیکرٹریٹ)، جملہ مرکزی قائدینِ تحریک اور اندرون و بیرون ممالک کی مختلف مہمان شخصیات شامل تھے۔

☆ کانفرنس میں نقابت کے فرائض علامہ آصف میر قادری، محترم صفدر علی محسن، محترم علامہ رانا نفیس حسین قادری، محترم منہاج الدین قادری، محترم سرفراز احمد قادری اور دیگر احباب نے ادا کیے۔ تلاوت ونعت کی سعادت ملک پاکستان کے نامور قرأ اور ثناخوانانِ مصطفیٰ ﷺ نے حاصل کی۔

تفسیرِ منہاج القرآن کی تکمیل کا تاریخی اعلان

امسال 38 ویں سالانہ عالمی میلاد کانفرنس اس حوالے سے ایک منفرد و ممتاز حیثیت کی حامل تھی کہ اس موقع پر شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے ’’تفسیر منہاج القرآن‘‘ کی تکمیل کا اعلان فرمایا۔ اس علمی وفکری خدمتِ دین کا اعلان کرتے ہوئے شیخ الاسلام نے فرمایا:

’’پاکستان سے کینیڈا منتقل ہونے کے بعد ہر چند کہ میرا فوکس علمی کاموں میں سے ہر ایک کام پر تھا مگر تمام ضروری موضوعات پر میں اسی عرصے میں تسلسل کے ساتھ کام کرتا رہا جیسے جیسے وقت کی ضرورت تھی اور اس طرح مختلف موضوعات پر تصنیف و تالیف کا سلسلہ جاری رہا۔ اس عرصہ میں خاص طور پر میری توجہ حدیث نبوی ﷺ کے کام پر مرکوز ہوگئی اور یوں بہت سا وقت حدیث نبوی ﷺ کی خدمت میں گزرا اور الحمدللہ بہت عظیم الشان کام حدیث نبوی کے حوالے سے مکمل ہوچکا ہے اور کچھ تکمیل پذیر ہے، جس کی خبر ان شاء اللہ مستقبل قریب میں پہنچاؤں گا مگر آج کی خوشخبری جو آپ کو دینا چاہتا ہوں اور جسے میں نے کلیتاً پردے میں رکھا اور اس کی خبر اس وقت تک کسی کو نہیں پہنچنے دی، جب تک اس امر کی تکمیل نہ ہوجائے۔ آج بارہ ربیع الاول کا مبارک دن ہے۔ آج کے اس مبارک دن یوم المولد النبوی الشریف میں اللہ کی بارگاہ میں سجدہ شکر بجا لاتے ہوئے یہ اعلان کررہا ہوں اور آپ کو خوشخبری سنارہا ہوں کہ کئی سالوں سے میرا شروع کیا ہوا تفسیر قرآن کا کام آج الحمدللہ ثم الحمدللہ مکمل ہوگیا ہے۔ یہ تفسیر عربی زبان میں لکھی گئی ہے اور عربی زبان میں شائع ہونے کے بعد اس کا اردو اور انگلش ترجمہ شروع کردیا جائے گا۔ میں نے بیک وقت مفصل تفسیر اور مختصر تفسیر پر کام شروع کیا تھا اور دونوں تفاسیر مکمل ہوچکی ہیں۔ اس کے علاوہ علوم القرآن پر دیگر کئی کتب بھی مکمل ہوچکی ہیں۔

اللہ رب العزت یہ عاجزانہ کوشش اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے، لوگ اس سے استفادہ کریں اور اپنے قلوب و اذہان، ظاہر و باطن، سیرتیں اور زندگیاں اس سے منور کریں۔

مہمانانِ گرامی کا اظہارِ خیال

کانفرنس میں درج ذیل مہمانوں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا:

محترم مولانا سید عبدالخبیر آزاد (چیئرمین رویتِ ہلال کمیٹی پاکستان)

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی زیرِ سرپرستی اور قیادت میں مینار پاکستان میں منعقدہ عالمی میلاد کانفرنس میں ہم اس ہستی کا ذکر کرنے کے لیے اکٹھے ہوئے ہیں جو محسنِ کائنات اور رحمۃ للعالمین ﷺ ہیں اور جن کے لیے اس کائنات کو بنایا گیا۔ آج یقیناً یہ عالمی میلاد کانفرنس پاکستان ہی نہیں بلکہ دنیا بھر کے لوگوں کو ایک عظیم پیغام دے رہی ہے کہ ہمیں تعلیماتِ نبویہ پر عمل پیرا ہونا ہوگا۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے ہمیشہ امن و محبت کا پیغام دیا ہے۔ ہم سب کو مذہبی ہم آہنگی اور رواداری کے ان کے اس پیغام کو آگے بڑھانا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ بین المذاہب و بین المسالک ہم آہنگی کے فروغ کے لیے شیخ الاسلام کی طرف سے کی جانے والی کاوشوں اور اس ضمن میں دیئے جانے والے پیغام کے ذریعے اپنی زندگیوں میں تبدیلی لائیں۔ یہ سٹیج محبت و امن اور عمل کا پیغام دیتا ہے اور آج کے اس پروگرام کے ذریعے پوری دنیا میں یہ پیغام جارہا ہے کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کی آمد کی خوشی کا جلسے جلوس کے ذریعے اہتمام بھی کرتے ہیں اور یہ ہماری عقیدت کا اظہار ہے کہ ہم اپنے نبی ﷺ سے عشق کرتے

ہیں اور اسی طرح سیرت الرسول ﷺ کے پیغامِ محبت و امن سے بھی دنیا کو آگاہ کیا جا رہا ہے۔

محترم علامہ سید جواد حیدر نقوی (سربراہ جامعہ عروۃ الوثقیٰ لاہور)

آج شب تمام عالمِ اسلام خوشی اور سرور میں مسرور ہے اور ہر مومن مسلمان اپنی توفیق و دانست اور اپنی صوابدید کے مطابق بارگاہِ رسالت ﷺ میں ہدیہ عقیدت پیش کر رہا ہے۔ آج یہاں پر 38ویں عالمی میلاد کانفرنس کا جو عالیشان منظر سجا ہے اس کی پاکستان میں کوئی نظیر نہیں ہے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس گلستان کو آباد رکھے اور قیامت تک یہی سلسلہ امت محمدی ﷺ میں شیخ الاسلام کی سرپرستی وصدارت میں جاری رہے۔

محترم ڈاکٹر سید علی رضا بخاری (سابق ممبر آزاد کشمیر اسمبلی)

تحریک منہاج القرآن کی طرف سے سجائی گئی اس بزم اور سہانی گھڑی کے موسم میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے تفسیر قرآن حکیم کی تکمیل کے حوالے سے جو خوشخبری دی، میں اپنی درگاہ اور خطہ کشمیر کی طرف سے بلکہ اہلِ پاکستان کی طرف سے شیخ الاسلام کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور پوری امت کو اس کی کروڑہا بار مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ میں ترجمہ عرفان القرآن کشمیری زبان میں بھی شائع ہونے پر شیخ الاسلام کو خراجِ تحسین پیش کرتا ہوں۔

تحریک منہاج القرآن کے پلیٹ فارم سے حضور نبی اکرم ﷺ کی رحمت کا مفہوم، تصورِ محبت و رحمت، چاہت و الفت، اتحاد و یگانگت اور شفقت کا جو پیغام ملتا ہے، اسے آج وحدتِ امت اور مستحکم پاکستان کے لیے فروغ دینے کی ضرورت ہے۔ نیز یہ تصور بھی عام کیا جائے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے وسیلہ سے ہر انسان کو خیرات ملتی ہے۔ ہم سب کی باطنی و روحانی اور ایمانی ضرورت ہے کہ آپ ﷺ کے ساتھ اپنی محبت کے رشتہ کو استوار کرلیں۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کا سیرتِ نبوی ﷺ پر جس قدر وسیع ریسرچ ورک ہے، ضرورت اس امر کی ہے کہ اس سے لوگوں کو روشناس کروایا جائے تاکہ حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ غلامی کا تعلق مضبوط اور پختہ ہو۔ میں لازمی سمجھتا ہوں کہ رحمۃ للعالمین ﷺ اتھارٹی کو شیخ الاسلام کی تصنیفات و تحقیقات اور تالیفات سے استفادہ کرنا چاہیے۔

محترم سید ضیاء اللہ شاہ بخاری (امیر متحدہ جمعیتِ اہل حدیث پاکستان)

میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کو تفسیرِ قرآن کی تکمیل پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ بلاشبہ یہ سعادتیں اللہ کی عنایت اور اس کے فضل و کرم کے بغیر انسان حاصل نہیں کر پاتا۔ کیونکہ اللہ رب العزت قرآن مجید میں فرماتا ہے:

ذٰلِكَ فَضْلُ اللهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ. (الحدید، ۵۷:۱۱)

”یہ اللہ کا فضل ہے جسے وہ چاہتا ہے اسے عطا فرما دیتا ہے۔“

نبی کریم ﷺ اکثر یہ دعا فرمایا کرتے تھے: ”اے اللہ ہمیں وہ کام کرنے کی توفیق عطا فرما جو تیرے پسندیدہ ہیں۔“ بلاشبہ شیخ الاسلام کو اللہ نے توفیق دی کہ انہوں نے تفسیر قرآن پر عربی زبان میں مفصل کام کیا۔ بلاشبہ یہ اللہ کی توفیق، مہربانی اور رحمتِ کاملہ کا نتیجہ ہے۔

یقیناً آج کی یہ فقیدالمثال، روح پرور، ایمان افروز اور دلآویز کانفرنس ایک تناور درخت بن چکا ہے اور یقیناً نبی پاک ﷺ کی محبت کے جس روح پرور عنوان پر یہ تاریخی پروگرام انعقاد پذیر ہے، بحیثیتِ مسلمان چاہے ہمارا تعلق جس بھی مسلک اور مکتبِ فکر سے ہے، ہمارا عقیدہ اور ایمان یہ ہے کہ زندگی کی جو صبحیں اور شامیں حبیبِ رب العالمین ﷺ کے تذکرہ جلیلہ میں کٹ جاتی ہیں، وہ زندگی کا حاصل اور سرمایہ بن جاتی ہیں۔ یقیناً رسول اللہ ﷺ کی محبت کو فروغ دینے کے لیے ہی عالمی میلاد کانفرنس کی یہ بزم سجائی جاتی ہے۔ ڈاکٹر صاحب کو آقا ﷺ کی شان اور سیرت پر کتب تصنیف کرنے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

شیخ الاسلام نے اپنی تصنیف **القول اللطیف فی الحدیث الضعیف** میں حدیث ضعیف کے حوالے سے شواہد کے ساتھ جو بات ارشاد فرمائی ہے وہ محدثین کا منہج ہے جسے آپ نے اجاگر کیا ہے اور جس کا احیاء کیا ہے اور آج زندہ و تابندہ انداز میں پیش کیا ہے۔ آپ نے شواہد کے ساتھ واضح فرمادیا کہ حدیث ضعیف ہونے کے باوجود بھی بڑے بڑے ائمہ کے اجتہاد پر فوقیت رکھتی ہے، اس لیے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی محبت سکھانے کے لیے آپ نے رسول اللہ ﷺ کی حدیث صحیح کے بارے میں الگ لکھا لیکن

جو حدیث ضعیف ہے، آپ نے تو اس کا بھی حق ادا کیا ہے۔

اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھ جو بندہ اس حد تک محبت کرے تو وہ ہمارے لیے **علی راس والعین** ہے۔ ہم تو اس کے لیے اپنی آنکھیں بچھانے کے لیے تیار ہیں۔ جو رسول اللہ ﷺ کا بن جاتا ہے، ہم اس کے بن جاتے ہیں۔ نبی پاک ﷺ کی محبت کا تقاضا یہ ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ سے منسوب ہر شے سے محبت کریں اور یہی اللہ کی سنت بھی ہے۔

سالہا سال سے شیخ الاسلام اتحادِ امت اور تعلیماتِ اسلام کے حقیقی فروغ کے پرچم کو لے کے نکلے ہوئے ہیں اور اتحادِ امت، بین المسالک و بین المذاہب ہم آہنگی اور فقہی مسائل پر علمی بات کررہے ہیں۔ اپنے اور غیر سب سے باتیں سنتے ہیں مگر اتحادِ امت اور فروغِ امن و سلامتی کے مشن سے پیچھے نہیں ہٹے۔ صداقت بیان کرنے سے مومن رک نہیں سکتا، اس لیے ہم نے بھی یہ محسوس کیا کہ ہم بھی اس راستے کے راہی تھے، اس لیے آپ کے ساتھ کھڑے ہیں۔ ہم یقین دلاتے ہیں کہ ان شاء اللہ اتحادِ امت، پاکستان کی بقا و سلامتی اور استحکام کے لیے ہم تحریک منہاج القرآن کا پورا ساتھ دیں گے۔ قائدِ تحریک کے دست و بازو اور ساتھی بن کر اللہ کی رضا کے لیے، اپنے ملک کی بہتری کے لیے اور امتِ مسلمہ کی بہتری کے لیے آپ کے ساتھ کھڑے رہیں گے۔

محترم پیر سید شمس الرحمٰن مشہدی (سجادہ نشین حسین آباد شریف، آرگنائزر مشائخ ونگ PAT)

آج اس خوبصورت اجتماع کا بنیادی محور شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی محنت ہے۔ اتنا حسین منظر دیکھ کر یہ سوچ بار بار آرہی ہے کہ ''یہ شان ہے ان کے نوکر کی۔۔۔ سرکار کا عالم کیا ہوگا'' اور پھر سوچتا ہوں کہ جب زبان پر میری سرکار کا نام آتا ہے، آسمانوں سے فرشتوں کا سلام آتا ہے اور پھر میری سوچ کو یہ جواب ملتا ہے کہ چودہ سو سال سے یہ حقیقت ہے اور حقیقت رہے گی کہ دور تک وقت کی تاریکیاں چھٹ جاتی ہیں جب کبھی ان کے غلاموں کا غلام آتا ہے۔

میلاد منانے کے حوالے سے جب ہم غوروفکر کرتے ہیں تو یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح عیاں ہوجاتی ہے کہ میلاد پاک منانے کا کامل ترین انداز دو حصوں پر مشتمل ہے: پہلا حصہ یہ کہ آپ ﷺ کی آمد اور مقام کا احترام کرنا اور دوسرا حصہ یہ ہے کہ آپ ﷺ کے کام اور پیغام کا احترام کرنا۔ یہ دونوں لازم وملزوم ہیں۔ الحمدللہ! شیخ الاسلام کی جتنی بھی تصنیفات ہیں، ہر تصنیف میں اسلوب یہی رکھا گیا ہے کہ حضور ﷺ کے مقام کو بھی سلام ہے اور مدینے والے کے پیغام کو بھی سلام ہے۔ شیخ الاسلام کے ترجمہ قرآن ''عرفان القرآن'' میں بھی یہ دونوں حقیقتیں مل جاتی ہیں۔ کہیں ایسا مقام نہیں آیا جس میں حضور ﷺ کے مقام کا خیال نہ رکھا گیا ہو یا حضور ﷺ کے پیغام کا خیال نہ رکھا گیا ہو۔ یہ سارے کام صرف پڑھنے سے نہیں ہوتے بلکہ یہ سارے کام وہ کرسکتا ہے جس پر مدینے والے نبی ﷺ کی بھی نظر ہو اور نجف والے علی رضی اللہ عنہ کی بھی نظر ہو۔ یعنی باب العلم اور مدینۃ العلم سے گہرا تعلق ہو تو پھر یہ کام ہوسکتے ہیں۔ کتابیں پڑھنے پڑھانے والے ہم نے بڑے دیکھے ہیں مگر کسی سے ایسا فیض اٹھتا ہوا نہیں دیکھا جس قدر شیخ الاسلام کے فیض کو اٹھتا ہوا دیکھا ہے۔ پھر یہ کہنا پڑتا ہے کہ یہاں مولا علی رضی اللہ عنہ کا بھی کرم جاری ہے اور آقا کریم ﷺ کا بھی کرم جاری ہے۔

عصرِ حاضر میں علی کا دان طاہر قادری
جعفر صادق کا ہے فیضان طاہر قادری
عشقِ سرکارِ دو عالم کا مبلغ بے مثال
فیضیابِ حضرتِ حسان طاہر قادری
اہل بیتِ مصطفیٰ ﷺ کے پیار میں اوجِ کمال
عکسِ رنگِ بوذر و سلمان طاہر قادری
ہے وکیلِ عترت و اصحابِ آقا لاشبہ
غوث اعظم کا کرم احسان طاہر قادری

ڈاکٹر حسن محی الدین قادری (چیئرمین سپریم کونسل MQI)

جب ہم فصاحت، بلاغت اور اسالیبِ قرآن کی طرف متوجہ ہوتے ہیں تو ہمیں اللہ رب العزت کا ایک خوبصورت اندازِ خطاب نظر آتا ہے۔ وہ انداز یہ ہے کہ اللہ رب العزت قرآن مجید میں کبھی کبھی اپنے محبوب علیہ السلام کو لفظ ''قل'' کے ساتھ خطاب فرماتا ہے۔ مختصر جائزہ لیا جائے تو اللہ رب العزت نے 332

مرتبہ، 306 آیاتِ قرآنیہ میں یہ لقب اور خطاب دہرایا ہے۔

ان 306 آیاتِ قرآنیہ میں اللہ رب العزت کی توحید، ربوبیت، حقانیت، جنت و جہنم اور تخلیقِ انسانی کا ذکر ملتا ہے۔ اسی طرح زندگی کے مختلف مراحل جیسا کہ آدابِ زندگی، عائلی زندگی کے مسائل، حلال و حرام اور شریعتِ محمدی ﷺ کا ذکر بھی ملتا ہے۔ الغرض کہیں پر کسی نے سوال کیا تو اس کے رد پر بھی ''قل'' سے آیت کے آغاز کا ذکر ملتا ہے۔ اسی طرح اگر کفارِ مکہ نے حضور نبی اکرم ﷺ کو کسی مسئلہ میں الجھانا چاہا تو اس کے رد میں بھی قل کہہ کر بات کا آغاز فرمایا۔

مثلاً: جب توحید کی باری آئی تو اللہ رب العزت یہ بھی تو کہہ سکتا تھا کہ ھوا اللہ احد کہ وہ اللہ ہے مگر اللہ رب العزت نے فرمایا: نہیں، میری توحید بعد میں آئے گی، محبوب تیری رسالت کا ذکر پہلے ہوگا۔ میں پیغام بعد میں دیتا ہوں لیکن اس کا عنوان پہلے رکھتا ہوں۔ لہٰذا جہاں حکمِ شرعی ہے، عنوان مصطفیٰ ﷺ ہے--- جہاں میری توحید ہے، عنوان مصطفیٰ ہے--- جہاں میرا حکم ہے، عنوان مصطفیٰ ہے--- جہاں حلال و حرام ہے، عنوان مصطفیٰ ﷺ ہے---- جہاں میری ربوبیت کا اعلان ہے، وہاں عنوان مصطفیٰ ﷺ ہے--- جہاں میرا نظام ہے، عنوان مصطفیٰ ہے--- جہاں میری تخلیق ہے، عنوان مصطفیٰ ہے۔ میں اپنی ربوبیت کا ذکر بعد میں کرتا ہوں مگر محبوب کا ذکر پہلے کرتا ہوں۔ گویا اللہ تعالیٰ یہ واضح کرنا چاہتا ہے کہ محبوب میں هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اس وقت تک قبول نہیں کرتا، جب تک آپ ﷺ کے ذریعے اس پیغامِ توحید کو قبول نہیں کیا جاتا۔

کفار و مشرکین نے جلیل القدر انبیاء علیہم السلام پر تہمت لگائی، انہیں نصرانی اور یہودی ہونے کا طعنہ دیا۔ بات سمجھنے کی یہ ہے کہ طعنہ اللہ کے انبیاء کو دیا جارہا تھا، ہونا یہ چاہیے تھا کہ اللہ اپنے انبیاء علیہم السلام پر ہونے والے اس اعتراض کے رد میں آیت نازل کردیتا، مگر اللہ رب العزت نے کیا کیا؟ فرمایا: وہ انبیاء علیہم السلام جو میثاقِ نبوت کے ذریعے آپ کی نبوت کا اپنے ادوار میں ڈنکا بجاتے رہے اور آپ کی نصرت کی بات کرتے رہے، آپ کی خاتمیت کا ڈنکا بجاتے رہے، آج ان کی ناموس پر حرف آیا ہے اور انہیں طعنہ دینے والوں نے طعنہ دیا ہے۔ محبوب میں یہ چاہتا ہوں کہ آج ان کے طعنوں کا جواب بھی آپ کی زبان سے دوں تاکہ ان کی ارواح بھی سن لیں کہ ہم اپنے اپنے ادوار میں محبوب کی خاتمیت کا ڈنکا بجاتے رہے، آج ان کے دور میں کفار نے ہمیں طعنہ دیا تو میرے مصطفیٰ ﷺ اس کا خود جواب دے رہے ہیں۔

اسی طرح قرآن مجید کی آیات سے یہ بات بھی مترشح ہے کہ جب اللہ کی توحید کی بات ہوتی ہے تو مصطفیٰ ﷺ جواب دیتے ہیں اور جب مصطفیٰ ﷺ کی ذات کی بات ہوتی ہے تو اللہ خود جواب دیتا ہے۔ یعنی اللہ نے واضح کردیا کہ محبوب میں نے اپنی توحید اور معاملات کے بارے میں قــل کے ذریعے کائنات کو بتادیا کہ توحید تب مکمل ہوگی، جب مصطفیٰ ﷺ کی زبان سے ادا ہوگی۔ اس لیے کہ:

بخدا خدا کا یہی ہے در
نہیں کوئی اور مفر مقر
جو وہاں سے ہو یہیں آکر ہو
جو یہاں نہیں تو وہاں نہیں

اسی طرح جب شان مصطفیٰ ﷺ کا تذکرہ آئے گا تو شانِ مصطفیٰ ﷺ بزبان خدا ہوگی۔ یہی وجہ ہے کہ جب ادب و تکریمِ مصطفیٰ ﷺ کا وقت آیا تو فرمایا محبوب سن لیں! آپ ﷺ کی بارگاہ کے آداب تک آپ کے امتیوں کو میں خود سکھاؤں گا۔

معلوم ہوا کہ قرآن مجید میں اللہ کی توحید، الوہیت اور ربوبیت کی بات بزبانِ مصطفیٰ ﷺ نظر آتی ہے اور مصطفیٰ ﷺ کی محبوبیت بزبانِ خدا نظر آتی ہے۔

محبت کے رشتے میں دو چیزیں بڑی ضروری ہوتی ہیں:

۱۔موافقت ۲۔مطابقت

محبت اس وقت تک مکمل نہیں ہوتی، جب تک محبوب کے ساتھ مطابقت اور موافقت کا رشتہ مضبوط نہ ہوجائے۔ حضور ﷺ کی محبت میں موافقت اور مطابقت دونوں کا ہونا ناگزیر ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یہ سبق سمجھ گئے تھے، اسی لیے حضور ﷺ کی مطابقت اور موافقت میں فنا ہوگئے تھے۔ دنیا ادھر سے ادھر ہوجاتی لیکن ان کا سر حضور نبی اکرم ﷺ کے در سے ہٹ ہی نہیں سکتا تھا۔ ہمیں

بھی اپنے اندر صحابہ کرامؓ اور اہلِ بیت اطہارؑ کو حضور نبی اکرم ﷺ کی ذاتِ مبارکہ کے ساتھ حاصل مطابقت و موافقت کو حرزِ جاں بنانا ہوگا اور اسی رنگ میں خود کو رنگنا ہوگا۔ اس لیے کہ اسی میں دنیا و آخرت کی کامیابی و فلاح کا راز مضمر ہے۔

محترم خرم نواز گنڈا پور (ناظم اعلیٰ تحریک)

میں عالمی میلاد کانفرنس میں شریک جملہ معزز مہمانان گرامی قدر اور شرکاءِ محفل کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور عالمی میلاد کانفرنس کے انتظام و انصرام بجا لانے والی جملہ کمیٹیوں کو شاندار پروگرام کے انعقاد پر مبارکباد دیتا ہوں۔ حضور نبی اکرم ﷺ کی ولادت باسعادت کے موقع پر مینار پاکستان کے میدان میں حسب سابق یہ 38 واں سال ہے کہ تحریک منہاج القرآن کے پلیٹ فارم سے مسلسل اور متواتر یہ عظیم الشان اجتماعات ہوتے آرہے ہیں۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی تفسیر قرآن کی تکمیل پر اہلیانِ اسلام کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ملک پاکستان کو سلامت رکھے، اسے دشمنوں کے ناپاک عزائم سے محفوظ رکھے اور اسے عظیم تر فلاحی ریاست بنانے کے لیے کاوشیں کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

☆ عالمی میلاد کانفرنس سے منہاج یوتھ لیگ کے صدر مظہر محمود علوی، صدر ایم ایس ایم محمد عرفان یوسف اور منہاج ویمن لیگ کی نمائندگی کرتے ہوئے محترمہ انیلہ الیاس ڈوگر نے بھی اظہار خیال کیا۔

☆ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے اس عالمی میلاد کانفرنس کے کامیاب انتظام وانصرام پر ناظمِ اعلیٰ محترم خرم نواز گنڈا پور، نائب صدر MQI محترم بریگیڈیئر (ر) اقبال احمد خان، ناظمِ اجتماعات محترم جواد حامد اور جملہ نائب ناظمینِ اعلیٰ، یوتھ لیگ، ایم ایس ایم، ویمن لیگ اور علماء کونسل کے عہدیداران کو خصوصی مبارکباد دیتے ہوئے ڈھیروں دعاؤں سے نوازا۔

شیخ الاسلام کی طبع ہونے والی نئی کتب

38 ویں عالمی میلاد کانفرنس کے موقع پر محترم محمد فاروق رانا (ڈائریکٹر فریدِ ملت ریسرچ انسٹی ٹیوٹ) نے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی طبع ہونے والی درج ذیل نئی کتب کا تعارف پیش کیا:

۱۔ اَلدُّرَر مِنْ مَعَارِفِ السُّوَر
(قرآن مجید کی تمام 114 سورتوں کا تعارف)

۲۔ حُسْنُ النَّظَر فِي أَقْسَامِ الْخَبَر (مَوْسُوْعَةُ عُلُوْمِ الْحَدِيْث:7)
(حدیث کی عام مصطلحات، محدثین کے مراتب، تحمل الحدیث کے ضوابط اور آدابِ روایتِ حدیث کے ساتھ ساتھ حدیث کی بڑی اَقسام سے متعلقہ اَہم مباحث کا بیان)

۳۔۴۔ اَلْبَيَانُ الصَّرِيْح فِي الْحَدِيْثِ الصَّحِيْح (مَوْسُوْعَةُ عُلُوْمِ الْحَدِيْث:8)
(حدیثِ صحیح پر مشتمل جملہ مباحث کا بیان)

۵۔ اَلْقَوْلُ اللَّطِيْف فِي الْحَدِيْثِ الضَّعِيْف (مَوْسُوْعَةُ عُلُوْمِ الْحَدِيْث:9)
(حدیثِ ضعیف پر اٹھنے والے تمام تر اعتراضات اور اِشکالات کا ازالہ)

۶۔ سلسلہ تعلیماتِ اِسلام 14: عمر رسیدہ اَفراد: مسائل اور اُن کا حل

۷. Adab: Noble Conduct and its Significance in Islam

۸. Clarity Amidst Confusion Imam Mahdi and End of Time

۹۔ خُلقِ عظیم کا پیکرِ جمیل (أَطْيَبُ الشِّيَم مِنْ خُلُقِ سَيِّدِ الْعَرَبِ وَالْعَجَم ﷺ) دیکھو! سرکار ﷺ کیسے ہیں (كَأَنَّكَ تَرَاه ﷺ)

۱۰۔ سیرتِ نبوی ﷺ کا اَصل خاکہ (اِنسانیت کے لیے اُسوہ کامل)

۱۱۔ کتب کے تراجم

(۱) شیخ الاسلام کی تصنیف "سیرتِ نبوی ﷺ کا اصل خاکہ" کے Italian، French، Spanish اور Danish میں تراجم
(نارویجن زبان میں ترجمہ بھی طباعت کے حتمی مرحلہ میں ہے)

(۲) عرفان القرآن کے بنگالی اور کشمیری زبان میں تراجم

شیخ الاسلام کی طرف سے تفسیر القرآن کا علمی تحفہ

عربی زبان میں لکھی جانے والی تفسیر القرآن 20 جلدوں پر مشتمل ہے

شیخ الاسلام قرآن والے اور علی رضی اللہ عنہ والے ہیں: سید ریاض حسین شاہ کی مبارکباد

پیر فاروق بہاؤ الحق شاہ، پیر سید منور حسین شاہ جماعتی و دیگر کی مبارکباد

خصوصی رپورٹ

38ویں سالانہ عالمی میلاد کانفرنس 2021ء کے تاریخی اور مبارک موقع پر شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے شرکاء کانفرنس، اہالیانِ عرب اور پاک و ہند اور بالعموم جمیع اُمتِ مسلمہ کو قرآن مجید کی عربی تفسیر کے مکمل ہونے کی جاں فزا خوش خبری سنائی۔

تفسیر کا منہج و اُسلوب

اس تفسیر کے اسلوب اور دیگر جزئیات کو شیخ الاسلام نے بعد ازاں خصوصی گفتگو میں مزید واضح کرتے ہوئے فرمایا:

''دنیا بھر سے قرآن مجید کی عربی تفسیر کی تکمیل پر مبارکباد بھیجنے والے جملہ احباب کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں اور سب سے بڑھ کر اللہ رب العزت کے حضور سجدۂ شکر بجا لاتا ہوں۔ عالمی میلاد کانفرنس 2021ء کے موقع پر میں نے قرآن مجید کی عربی تفسیر کی تکمیل کا اعلان کیا تھا اور کہا تھا کہ یہ تفسیر سولہ جلدوں پر مشتمل ہوگی اور مختصر تفسیر پانچ جلدوں پر مشتمل ہوگی مگر بعد ازاں جب اس تفسیر کا اشاعتی نقطہ نظر سے تفصیلی جائزہ لیا گیا تو یہ امر سامنے آیا ہے کہ مبسوط اور مفصل تفسیر سولہ کے بجائے 20 جلدوں پر مشتمل ہوگی اور اسی طرح مختصر تفسیر پانچ جلدوں کے بجائے 8 جلدوں پر مشتمل ہوگی۔ یہ واضح رہے کہ مختصر تفسیر 20 جلدوں پر مشتمل مفصل تفسیر کا خلاصہ نہیں ہے بلکہ ایک مستقل اور الگ تفسیر ہے، جو اِن شاء اللہ! علماء، اساتذہ، طلبہ اور مدرسین کے کام آئے گی۔ میں نے پہلے مختصر تفسیر پر مراجعت (نظرِ ثانی) کے کام کا آغاز کردیا ہے تاکہ یہ مراجعت اگلے چھ ماہ میں مکمل ہوجائے اور یہ تفسیر اشاعتی مراحل میں داخل ہوجائے۔

''اِس تفسیر کا مقدمہ دو جلدوں پر مشتمل ہوگا جو علم التفسیر میں ایک فقید المثال اور عظیم کاوش ہے۔ یہ مقدمہ علوم القرآن اور تفسیر کی اُصولی مباحث کا ہر جہت سے احاطہ کیے ہوئے ہے۔ اِسی طرح پوری ایک جلد سورۃ الفاتحہ کی تفسیر کے لیے مختص ہوگی۔

''اس تفسیر کا منہج ''الاتجاہ الجامع'' پر مشتمل ہے۔ یہ تفسیر بالماثور بھی ہے اور تفسیر بالرائے بھی ہے۔ یہ تفسیر عقلی اور نقلی، دونوں پہلوؤں پر محیط ہے۔ اس تفسیر میں لغوی پہلو (الحمد سے والناس تک کے الفاظ و مفردات کے معانی) بھی ہے، نیز الحمد سے والناس تک ہر آیت کا تربوی پہلو بھی ہے۔ حسبِ ضرورت اعتقادی پہلو بھی ہے، فقہی پہلو بھی ہے، علمی اور سائنسی پہلو بھی ہے، فکری اور نظری پہلو بھی ہے اور اشاری پہلو بھی ہے۔ اس لحاظ سے یہ تفسیر مذکورہ 9 مناہج اپنے اندر سموئے ہوئے ہے۔ گویا اس میں ہمہ جہت تفسیری پہلو موجود ہیں۔ اللہ رب العزت اس حقیر کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ۔''

مبارک بادی پیغامات

دنیا بھر سے اس عربی تفسیر کی تکمیل پر شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کو مبارکبادی پیغامات کا سلسلہ جاری ہے۔ ان پیغامات میں سے چند ایک نذرِ قارئین ہیں:

محترم حضرت پیر سید ریاض حسین شاہ صاحب

(سرپرستِ اعلیٰ ادارہ تعلیماتِ اسلامیہ پاکستان)

''زندگی گورستان بنتی جارہی ہے جس میں معاصرین ایک ایک کرکے مدفون ہونے کا اعزاز پا رہے ہیں اور ہم خود بھی آہستہ آہستہ اپنے حریفوں کی خواہش کے ساتھ دم توڑتے جارہے ہیں۔ آرزوؤں کی دنیا لامحدود ہے۔ ماحول کی برہمی میں وہ دوست غنیمت ہیں جو دانائی اور خلوص کا نورگینہ کبھی ٹوٹنے نہیں دیتے، اصل میں معتمد بھی ایسے ہی لوگ ہوسکتے ہیں۔ ڈاکٹر محمد طاہرالقادری ایک عظیم انسان ہیں۔ وہ کسی کی تخریب سے اپنی تعمیر کے کبھی قائل نہیں رہے، وہ دوستوں اور دشمنوں سب سے محبت جوئی کا فن جانتے ہیں۔ قال کی دنیا میں ان کے بارے میں بہت کچھ کہا جاسکتا ہے، لیکن حال کی دنیا میں عنوان رحمت، نور اور جلوے ہی ہوتے ہیں اس لیے زیدہ مجدہ حال کی دنیا میں ہمیشہ ضمیر کی روشنی بانٹتے رہے۔ انہوں نے کبھی حریفِ حق ہونے کی کوشش نہیں کی، وہ ہمیشہ نقیبِ حق ہی بنے رہے۔ وہ قرآن والے ہیں اس لیے علیؑ والے ہیں، انہیں یہی علاقہ اولادِ رسول ﷺ کا خادم ہونے کی عزت بخشتا رہتا ہے۔ تفسیر مکمل کرنے پر ڈاکٹر محمد طاہرالقادری مبارکباد کے مستحق ہیں اور صحیح بات یہ ہے کہ جو کام انہوں نے کیا، وہی یہ کام کرسکتے تھے۔ ڈاکٹر صاحب مَیں اس وقت برگد کے درخت تلے ایک ٹوٹی ہوئی چارپائی پر بیٹھا ہوں۔ چاند نکل آیا ہے اور آپ تفسیر مکمل کرنے کا اعلان فرمارہے ہیں۔ دل مچل مچل کر اظہارِ محبت کررہا ہے اور شاید چاند کی چاندنی خوش ہو رہی ہے اور بوڑھے راوی کی لہروں میں قرآن کا جلوہ عکسِ ماہتاب بنا ہوا ہے۔ ڈاکٹر صاحب قرآن کی تفسیر مکمل ہونے پر ایک خادمِ قرآن کی خوشیوں کا تحفہ قبول فرمائیں۔ دل چاہتا ہے کہ پوری دنیا کی کشور آرائی کا گلدستہ بنا کر آپ کو تھما دوں۔ قرآن کے خادم کو عزتیں مبارک۔''

محترم پیر فاروق بہاؤالحق شاہ صاحب

(ادارہ تحقیق وتصنیف بھیرہ شریف)

''شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری قابلِ فخر شخصیت ہیں اور آپ کی خدمات لائق صد تحسین ہیں۔ میں انہیں تفسیر القرآن کا عظیم کام مکمل کرنے پر دل و جان سے مبارکباد پیش کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں اللہ کریم قبلہ ڈاکٹر صاحب کی عمر دراز فرمائے اور علمی کام میں مزید برکتیں عطا فرمائے۔''

محترم پیر سید منور حسین شاہ جماعتی صاحب

(سجادہ نشین علی پور سیداں شریف)

''ڈاکٹر محمد طاہر القادری صاحب عالمِ اسلام کی ایک قابلِ فخر شخصیت ہیں اور اُن کی خدمات لائق صد تحسین ہیں۔ اللہ کریم ڈاکٹر محمد طاہر القادری صاحب کی عمر اور دینی و علمی کاوشوں میں مزید برکت عطاء فرمائے۔ آمین۔''

محترم محمد لطیف الحسن (کامل جامعہ نظامیہ حیدر آباد دکن)

فضلِ مولا اور طفیلِ سیدِ اکوان ہے
صدقۂ حسنین، زہراء، حیدرِ ذیشان ہے
صد مبارک سیدی و مرشدی طاہر پیا
آپ کے حصہ میں خدمتِ قرآن ہے
بیس جلدوں کی لکھی تفسیرِ مبسوط آپ نے
بالیقیں یہ اُمتِ مرحوم پر اِحسان ہے
پھر خلاصہ آٹھ جلدوں کا لکھا ہے معتبر
کارنامہ سیدی واللہ عظیم الشان ہے
نزد جو ہوتا تو قدموں میں پڑے رہتا ترے
دور سے ہی سیدی دل جان سب قربان ہے
آپ کو مولا رکھے ہر دم سلامت سیدی
بس یہی اِک آرزو ناچیز کی ہر آن ہے
اِس لطیفِ بے نوا پر کیجیے چشمِ کرم
سیدی یا مرشدی بس ایک ہی ارمان ہے

شیخ الاسلام دامت برکاتہم العالیہ نے تفسیر کی پہلی جلد آخری نظر ثانی کے بعد فرید ملّت رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ (FMRi) کو بھیج دی ہے۔ یہ جلد علوم التفسیر کے موضوع پر ایک مبسوط، مفصل اور محقق مقدمہ ہے۔ 700 سے زائد صفحات پر مشتمل یہ نادِر و نایاب مقدمہ علوم التفسیر پر ایک عدیم النظیر، فقید المثال اور اپنی نوعیت کا منفرد کام ہے۔ اِس مقدمہ کا نام **اَلْفَتْحُ الْكَبِيْر فِي عِلْمِ التَّفْسِيْر** رکھا گیا ہے۔ FMRi میں بقیہ اُمور کی تکمیل کے بعد یہ مقدمہ عنقریب منظرِ عام پر آجائے گا۔

انسان کی فطرت اور مزاج: قرآن مجید کی روشنی میں

خالقِ عظیم کی طرف سے انسان کو باہم محبت و مودت، نرم خوئی اور احسان کا حکم ہے

معافی، شفقت و رحمت، دستگیری و درگزر فطرت الٰہیہ ہے

منہاج القرآن کی نئی کتاب ''سیرت نبویؐ کا خاکہ'' کے تناظر میں محمد شفقت اللہ قادری کی خصوصی گفتگو

بنی نوعِ انسان کی تخلیق فطرتِ الٰہیہ پر ہوئی ہے اور ابتدائے آفرینش سے بطنِ مادر سے نزولِ انسانی کے وقت انسان کا پہلا فطری مذہب توحید ہوتا ہے، پھر کوئی کسی مذہب سے منسلک کردیا جاتا ہے اور کوئی کسی اور مذہب میں گردانا جاتا ہے۔ توحید سے انحراف ہی انسان کے بھٹکنے کی وجہ بنا اور اصلاح کے لیے انبیائے کرام اور رسل عظامؑ تشریف لائے اور توحید کا درس دیا۔ قرآن نے ارشادفرمایا:

فِطْرَتَ اللهِ الَّتِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَیْهَا ط لَا تَبْدِیْلَ لِخَلْقِ اللهِ.

''اللہ کی (بنائی ہوئی) فطرت (اسلام) ہے جس پر اس نے لوگوں کو پیدا فرمایا ہے (اسے اختیار کرلو) اللہ کی پیدا کردہ (سرشت) میں تبدیلی نہیں ہوگی۔'' (الروم، ۳۰:۳۰)

قارئین کرام! فطرتِ الٰہی کیا ہے؟ فطرتِ الٰہی اپنی تخلیق ''انسان'' سے محبت، درگزر، رواداری اور معافی کا معاملہ روا رکھنا ہے اور خالقِ عظیم انسان کو بھی باہم محبت، مودت، انسیت، عفو و درگزر، معافی اور احسان کا حکم دیتا ہے۔ احسان کا لغوی مفہوم نیکی، اچھا سلوک، بھلائی اور شکر ہے۔ احسان کی بابت حکمِ الٰہی ہے:

هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ. (الرحمٰن، ۵۵:۶۰)

''نیکی کا بدلہ نیکی کے سوا کچھ نہیں ہے''

فخرِ انسانیت، انسانِ کامل محمد رسول اللہ ﷺ کو ربِ محمد ﷺ نے انسان کا نصب العین عطا فرماتے ہوئے ارشادفرمایا:

خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ۔ (الاعراف، ۷:۱۹۹)

''(اے حبیبِ مکرّم!) آپ درگزر فرمانا اختیار کریں، اور بھلائی کا حکم دیتے رہیں۔''

حضور انور ﷺ کے اسوۂ حسنہ کی روشنی میں خالقِ عظیم نے اپنے محبوب محمد مصطفیٰ ﷺ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللهِ لِنْتَ لَهُمْ ج وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِیْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ۔ (آل عمران، ۳:۱۵۹)

''(اے حبیبِ والا صفات!) پس اللہ کی کیسی رحمت ہے کہ آپ ان کے لیے نرم طبع ہیں اور اگر آپ تُندخُو (اور) سخت دل ہوتے تو لوگ آپ کے گرد سے چھٹ کر بھاگ جاتے۔''

قرآنِ عظیم نے انسانی فطرت کی تصویر کچھ اس طرح پیش کی ہے:

۱۔ جب خالقِ عظیم نے انسان کو اس کی اصلیت اور فطری حیثیت بتانا چاہی تو فرمایا:

هَلْ اَتٰی عَلَی الْاِنْسَانِ حِیْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ یَكُنْ شَیْئًا مَّذْكُوْرًا۔ (الدھر، ۷۶:۱)

''بے شک انسان پر زمانے کا ایک ایسا وقت بھی گزر چکا ہے کہ وہ کوئی قابلِ ذکر چیز ہی نہ تھا۔''

۲۔ جب خالقِ عظیم نے چاہا کہ انسان حق اور باطل میں تمیز

☆ سینئر ریسرچ اسکالر فرید ملت ریسرچ انسٹی ٹیوٹ، لاہور

کرے تو رب کائنات نے شعور و بصیرت کی راہ بھی دکھا دی، اب خواہ انسان شکر گزار ہو جائے یا ناشکر گزار رہے، یہ اس کو بخشے ہوئے عقل اور شعور پر چھوڑ دیا۔ ارشاد فرمایا:

إِنَّا هَدَيْنٰهُ السَّبِيْلَ إِمَّا شَاكِرًا وَّإِمَّا كَفُوْرًا.

''بے شک ہم نے اسے (حق و باطل میں تمیز کرنے کے لیے شعور و بصیرت کی) راہ بھی دکھا دی، (اب) خواہ وہ شکر گزار ہو جائے یا ناشکر گزار رہے۔'' (الدھر،۷۶:۳)

۳۔ جب رب تعالیٰ نے فطرتی تخلیق اور اپنی عنایتِ تخلیق ظاہر کرنا چاہی تو فرمایا:

لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِيْٓ أَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ.

''بے شک ہم نے انسان کو بہترین (اعتدال اور توازن والی) ساخت میں پیدا فرمایا ہے۔'' (التین،۹۵:۴)

۴۔ رب عظیم نے جب انسان کو اس کے جسمانی اعضاء اور قدو قامت کی قدر و قیمت بتانا چاہی تو فرمایا:

الَّذِيْ خَلَقَكَ فَسَوّٰكَ فَعَدَلَكَ۔ (الانفطار،۸۲:۷)

''جس نے (رحمِ مادر کے اندر ایک نطفہ میں سے) تجھے پیدا کیا، پھر اس نے تجھے (اعضا سازی کے لیے ابتداءً) درست اور سیدھا کیا، پھر وہ تیری ساخت میں متناسب تبدیلی لایا۔''

۵۔ ربِ کریم نے جب انسان فطری خودسری سے آگاہی دینا چاہی اور طبعی اور فطری رجحان بتانا چاہا تو ارشاد فرمایا:

بَلْ يُرِيْدُ الْإِنْسَانُ لِيَفْجُرَ أَمَامَهٗ۔ (القیامۃ،۷۵:۵)

''بلکہ انسان یہ چاہتا ہے کہ اپنے آگے (کی زندگی میں) بھی گناہ کرتا رہے۔''

۶۔ جب خالقِ ارض و سماوات نے انسان کا ظلم اور ناشکرا پن بتانا چاہا تو فرمایا:

إِنَّ الْإِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ كَفَّارٌ۔ (ابراہیم،۱۴:۳۴)

''بے شک انسان بڑا ہی ظالم بڑا ہی ناشکر گزار ہے۔''

۷۔ جب رب محمد ﷺ نے انسان کو عدل اور محنت کرنے کی طرف راغب کرنا چاہا تو ارشاد فرمایا:

وَأَنْ لَّيْسَ لِلْإِنْسَانِ إِلَّا مَا سَعٰى۔ (النجم،۵۳:۳۹)

رویہ میں عدمِ برداشت لاقانونیت کو جنم دیتی ہے اور ایسا عمل کسی بھی ریاست کی بنیادیں کھوکھلی کر دیتا ہے

''اور یہ کہ انسان کو (عدل میں) وہی کچھ ملے گا جس کی اُس نے کوشش کی ہوگی (رہا فضل اس پر کسی کا حق نہیں وہ محض اللہ کی عطاء و رضا ہے جس پر جتنا چاہے کر دے)۔''

۸۔ جب رب تعالیٰ نے انسان کو بحیثیت قوم اپنی حالت کے بدلنے کا ضابطہ الٰہی بتانا چاہا تو فرمایا:

إِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِأَنْفُسِهِمْ.

''بے شک اللہ کسی قوم کی حالت کو نہیں بدلتا یہاں تک کہ وہ لوگ اپنے آپ میں خود تبدیلی پیدا کر ڈالیں۔'' (الرعد،۱۳:۱۱)

۹۔ خالقِ عظیم نے انسان کی تنگ دلی اور ضیقِ دامانی ظاہر کرنا چاہی تو فرمایا:

وَكَانَ الْإِنْسَانُ قَتُوْرًا. (الاسراء،۱۷:۱۰۰)

''اور انسان بہت ہی تنگ دل اور بخیل واقع ہوا ہے۔''

۱۰۔ جب اللہ تعالیٰ نے انسان کی جھگڑا کرنے والی فطرت ظاہر کرنا چاہی تو فرمایا:

وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا۔ (الکھف،۱۸:۵۴)

''اور انسان جھگڑنے میں ہر چیز سے بڑھ کر ہے۔''

۱۱۔ خالقِ عظیم نے جب انسان کو یہ بتانا چاہا کہ میں تیرے اتنا قریب ہوں کہ مجھے تیرے دل میں پیدا ہونے والے خیال اور ارادے کا بھی معلوم ہے تو فرمایا:

وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ۔ (ق،۵۰:۱۶)

''اور ہم اس کی شہ رگ سے بھی زیادہ اس کے قریب ہیں۔''

۱۲۔ جب ربِ عظیم نے انسان کی فطرتی کم حوصلگی ظاہر کرنا چاہی تو فرمایا:

إِنَّ الْإِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوْعًا۔ (المعارج،۷۰:۱۹)

''بے شک انسان بے صبر اور لالچی پیدا ہوا ہے۔''

۱۳۔ جب مالکِ یوم الدین نے انسان کو فطرتی طور پر مصیبت میں گھبرا جانے والا ظاہر کرنا چاہا تو فرمایا:

اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوْعًا. (المعارج،۷۰: ۲۰))

''جب اسے مصیبت (یا مالی نقصان) پہنچے تو گھبرا جاتا ہے۔''

۱۴۔ جب رب العالمین نے انسان کی فطری عجلت اور جلد بازی ظاہر کرنا چاہی تو فرمایا:

وَكَانَ الْاِنْسَانُ عَجُوْلًا۔ (الاسراء،۱۷: ۱۱)

''اور انسان بڑا ہی جلد باز واقع ہوا ہے۔''

۱۵۔ جب رب کائنات نے انسان کی فضیلتِ علمی ظاہر کرنا چاہی تو فرمایا:

عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَالَمْ يَعْلَمْ۔ (العلق،۹۶: ۵)

''جس نے انسان کو (اس کے علاوہ بھی) وہ (کچھ) سکھا دیا جو وہ نہیں جانتا تھا۔''

اس میں کائنات کے بلند رتبہ عظیم الخلقت اور عظیم المرتبت ہستی محمد رسول اللہ ﷺ کی طرف اشارہ ہے جنہیں سارا علم سکھا دیا۔

کسی بھی مہذب اور تعلیم یافتہ معاشرے میں باہمی احترام پر مبنی رویہ اور معافی و درگزر کی سوچ بنیادی اہمیت کی حامل ہوتی ہے، عدم برداشت سے لاقانونیت جنم لیتی ہے

۱۶۔ جب خالقِ عظیم نے بنی نوع انسان کو فطرتاً مال اور دولت کی محبت میں گرفتار بتانا چاہا تو فرمایا:

وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ۔ (العادیات،۱۰۰: ۸)

''اور بے شک وہ مال کی محبت میں بہت سخت ہے۔''

۱۷۔ خالقِ ربِ عظیم نے جب کسی انسان کے ناحق قتل کی اہمیت اپنی بارگاہ میں ظاہر کرنا چاہی تو فرمایا:

مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِي الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا ط وَمَنْ اَحْيَاهَا فَكَاَنَّمَآ اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا۔

''جس نے کسی شخص کو بغیر قصاص کے یا زمین میں فساد انگیزی (کی سزا) کے بغیر (ناحق) قتل کر دیا تو گویا اس نے (معاشرے کے) تمام لوگوں کو قتل کر ڈالا اور جس نے اسے (ناحق مرنے سے بچا کر) زندہ رکھا۔'' (المائدۃ،۵: ۳۲)

۱۸۔ جب خداوندِ عظیم نے انسان کو گناہ اور ظلم کرنے کے بعد توبہ اور اصلاح کی طرف راغب کرنا چاہا تو فرمایا:

فَمَنْ تَابَ مِنْۢ بَعْدِ ظُلْمِهٖ وَاَصْلَحَ فَاِنَّ اللهَ يَتُوْبُ عَلَيْهِ ط اِنَّ اللهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۔ (المائدۃ،۵: ۳۹)

''پھر جو شخص اپنے (اس) ظلم کے بعد توبہ اور اصلاح کر لے تو بے شک اللہ اس پر رحمت کے ساتھ رجوع فرمانے والا ہے۔ یقیناً اللہ بڑا بخشنے والا بہت رحم فرمانے والا ہے۔''

۱۹۔ ربِ رحمٰن نے اپنے ناپسندیدہ انسانوں کے بارے میں فرمایا:

اِنَّ اللهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ۔ (البقرہ،۲: ۱۹۰)

''بے شک اللہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔''

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا:

اِنَّ اللهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِيْنَ۔ (القصص،۲۸: ۷۶)

''بے شک اللہ اِترانے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔''

زمین پر فساد بپا کرنے والوں کے لیے اظہارِ ناپسندیدگی کرتے ہوئے فرمایا:

اِنَّ اللهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ۔ (القصص،۲۸: ۷۷)

''بے شک اللہ فساد بپا کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔''

سرکش انسان کو بھی اپنی محبت سے محروم کرتے ہوئے فرمایا:

اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِيْنَ۔ (النحل،۱۶: ۲۳)

''بے شک وہ سرکشوں متکبّروں کو پسند نہیں کرتا۔''

ظالموں کی چابک دستیوں اور ریشہ دوانیوں پر ناپسندیدگی کا اظہار یوں فرمایا:

وَاللهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ۔ (آل عمران،۳: ۵۷)

''اور اللہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا۔''

انسان کی فطرت اور مزاج کو قرآن کے آئینہ میں بیان کرنے کا مقصد یہ تھا کہ جب ایک انسان انفرادی حیثیت سے ہٹ کر اجتماعی زندگی اختیار کرتا ہے اور ایک قوم اور معاشرہ بنتا ہے، جس میں انسان معاشرتی دھارے میں اپنی انفرادی اور اجتماعی ذمہ داری نبھاتا ہے تو خالقِ عظیم نے ان آیات کے

فخر انسانیت حضور نبی اکرم ﷺ کو اللہ رب العزت نے انسان کا نصب العین عطاء فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا ”(اے حبیب مکرم!) آپ درگزر فرمانا اختیار کریں، اور بھلائی کا حکم دیتے رہیں“۔

ذریعے جھنجھوڑتے ہوئے مخاطب کرتا ہے کہ

☆ اے انسان! تجھے عدل و انصاف کا حکم دیا، تم نے حق تلفی کی حد کردی۔

☆ اے انسان! تجھے معاف کرنے کا حکم دیا تو تم نے انتقام لینے کی حد کردی۔

☆ اے انسان! تجھے صبر کرنے کا حکم دیا تو تم نے بے صبری اور جبر کی حد کردی۔

☆ اے انسان! تجھے حسد سے بچنے کا حکم دیا تو تم آتشِ حسد میں جل کر خاکستر ہوگئے۔

☆ اے انسان! تجھے رحمٰن نے بلایا تو تم شیطان کی طرف بھاگ گئے۔

☆ اے انسان! تجھے فضول خرچی سے منع کیا تو تم نے سخاوت سے بھی ہاتھ کھینچ لیا۔

☆ اے انسان! تجھے اشرف المخلوقات بنایا تو تم نے انسانیت کے سارے شرف پاش پاش کردیئے۔

☆ اے انسان! میں نے تجھ پر آشکار کیا کہ زندگی ایک انمول خزانہ ہے تو تم نے حفاظت کی بجائے اسے دونوں ہاتھوں سے لوٹنا شروع کردیا۔

☆ اے انسان! تجھے غریب کا خیال رکھنے کا حکم ہوا تو تم نے غریب ہی مار ڈالا۔

☆ اے انسان! میں نے تجھے اپنی زمین پر اکڑ کر چلنے سے منع فرمایا تو تم ایسے چلنے لگے جیسے زمین ہی پھاڑ ڈالو گے۔

☆ اے انسان! اپنے دل سے یہ بھول نکال دے کہ میرے حبیبِ مکرم ﷺ کی شفاعت ظالم، غاصب، یتیم اور بیوہ کی حق تلفی کرنے والے پر بھی ہوگی۔

☆ یاد رکھ! معافی کی معراج، انسانیت پر احسان کرنا ہے اور احسان اپنا حق دوسروں کو دے دینا ہوتا ہے۔

اسلامی تعلیمات کا مرکزی نقطہ: عفو و درگزر

کسی بھی مہذب اور تعلیم یافتہ معاشرے میں معاشرتی طور پر باہمی رویہ اور روش میں درگزر اور معافی (Behaviour Toleration and Remission) بنیادی اہمیت کی حامل ہوا کرتی ہے کیونکہ یہ مسلّمہ حقیقت ہے کہ رویہ میں عدمِ برداشت لاقانونیت کو جنم دیتی ہے اور ایسا عمل کسی بھی ریاست کی بنیادیں کھوکھلی کردیتا ہے۔ ظاہراً مغربی جمہوریت اخلاقی روایات و اقدار کی علم بردار کہلاتی ہے لیکن کہیں نہ کہیں کمی موجود ہے جس کے باعث باقاعدہ مضبوط قانون اور ضوابط ہونے کے باوجود باہمی طور بین المذاہب ہم آہنگی کا فقدان نظر آتا ہے۔

اس کے برعکس اسلام میں عفو و درگزر اور باہمی رواداری اسلام کی بنیادی اساس گردانی جاتی ہے اور دینِ اسلام کا جز لاینفک ہے۔ ایسا رویہ اسلامی ریاست کے لیے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے اور یہی عمل اسلام کو دیگر مذاہب سے ممتاز کرتا ہے۔ بصورتِ دیگر جنگل کا قانون فروغ پاتا ہے۔

عفو و درگزر اور رواداری بظاہر علیحدہ علیحدہ الفاظ ہیں تاہم عملی طور دونوں دینِ اسلام کی روح تصور ہوتے ہیں۔ اسلامی تہذیب و ثقافت کے خصائص میں سب سے زیادہ اہمیت کی حامل جو قدر ہے وہ انسانی عظمت اور مساوات ہے۔ قرآن ارشاد فرماتا ہے:

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ .

”اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہاری پیدائش (کی ابتداء) ایک جان سے کی۔“ (النساء، ۴:۱)

اسلام میں انسان کو ایک خاص مقام و مرتبہ دیا گیا ہے۔ جبکہ اسلام سے قبل مذاہب اور تہذیبوں میں کہیں نہ کہیں انسانیت کی تذلیل اور بے توقیری کی جاتی رہی ہے۔ یاد رہے کہ بعض الہامی

مذاہب میں تذلیلِ انسانیت والے نظریات تحریفات کی بناء پر پیدا ہوگئے ہیں جبکہ یہ قطعی طور پر الہامی تعلیمات نہیں ہیں۔

اسلام نے بنی نوع انسان کے اس بلند مقام کو کسی مخصوص نسل، قوم اور مذہب سے منسوب نہیں کیا بلکہ عظمت و مساوات کا باہم مرقع بنایا ہے۔ اسلام نے رنگ ونسل اور لسانیت اور علاقائیت کے سارے بت پاش پاش کرکے تمام انسانوں کو باہمی محبت ومودت اور مساوات کی لڑی میں پرودیا ہے۔ اسلام کی نظر میں تمام بنی نوعِ آدم بحیثیتِ انسان برابر ہیں۔ یہی تہذیبی اور ثقافتی نظریہ اسلام ہے جو بین المذاہب ہم آہنگی کی فضا برقرار رکھنے پر زور دیتا ہے۔

قارئین محتشم! یہ اسلام اور قرآن کی عظمت اور محمد رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات اور نبوی فیض کی برکات ہیں کہ اسلام نے عالمگیریت کے لحاظ سے پوری دنیا اور دیگر مذاہب میں بھی اثرات مرتب کیے ہیں اور نتیجتاً پوری دنیا کی فکر تبدیل ہوئی ہے۔

مائیکل ہارٹ نے اعتراف کرتے ہوئے کہا ہے: ہم جانتے ہیں کہ ساتویں صدی عیسویں میں عرب فتوحات کے انسانی تاریخ پر اثرات ھنوز موجود ہیں۔ یہ دینی اور دنیاوی اثرات کا طلسماتی سحر اور بے نظیر اشتراک ہے جو میرے خیال میں حضرت محمد ﷺ کو انسانی تاریخ میں سب سے زیادہ متاثر کن شخصیت کا درجہ دینے اور ماننے کا جواز بنتا ہے۔ یہ بات بھی قابل صد ستائش ہے کہ عربوں نے چند صدیوں میں اندلس کو مالی اور علمی لحاظ سے یورپ میں ممتاز کردیا۔ یہ مسئلہ اسلامی نظریاتی اور اخلاقی نوعیت کا تھا، فقط علمی اور اقتصادی نہ تھا۔ انہوں نے نصاریٰ کو انسانی خصائل سے روشناس کروایا۔

یہ اسلام کی خاص فضیلت اور انوکھی شان ہے کہ اسلام نے نہ صرف اہلیانِ اسلام اور مومنین کو اخوت و مساوات کی تلقین و ہدایت کی ہے بلکہ پوری انسانیت کو یایھا الناس کے اجتماعی خطابات و القابات سے پکار کر عالمگیر اخوت و مساوات کا درس دیا ہے۔ یہ امر روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ اسلام اپنی تہذیبی روایات کے بل بوتے پر بین الاقوامی سطح پر اپنے فکری ونظریاتی اثرات مرتب کرچکا ہے۔ اس کی واحد وجہ بین الاقوامی طور پر بین المذاہب ہم آہنگی کی فضا برقرار رکھنا اور یعنی کہ باہمی رویوں میں برداشت اور رواداری کے ذریعے ماحول سازگار رکھنا ہے۔

(جاری ہے) ❁❁❁❁❁❁

اظہار تعزیت

گذشتہ ماہ محترم ارشد طہرانی (سیالکوٹ) کے چھوٹے بھائی محترم حکیم اشرف طہرانی، محترم علامہ محمد زبیر قادری، محترم علامہ محمد جاوید قادری منہاجین سیشن 1992ء (باغ۔کشمیر) کی والدہ، محترم قمر عباس بغدادی سیشن 2003ء (ٹیکسلا واہ کینٹ روالپنڈی) کی والدہ، محترم علامہ عمر حیات رضوی (تلمبہ خانیوال)، محترم محمد اشفاق انجم (کمپیوٹر آپریٹر مجلّہ) کے بھتیجے کا نومولود بیٹا، محترم رائے تصور اقبال (سید والا۔ ننکانہ صاحب) کے والد محترم رائے محمد اقبال، محترم شاہد نواز (سابق لیکچرار شریعہ کالج) کی والدہ محترمہ (بہاولنگر)، محترم چوہدری محمد لطیف (صدر TMQ کوٹلہ) کی ممانی، محترم محمد فاروق لنگریال (سابق صدر MSM کوٹلہ) کے سسر محترم محمد انور، محترم ملک محمد اختر سیالوی (ناظم دعوت یوسی لنگریال) کی والدہ، محترم ثاقب حمید جنڈالہ (کوٹلہ) کی والدہ، محترم محمد منیر بٹ رولیہ (جنرل سیکرٹری PAT کوٹلہ) کی پھوپھی، محترم ڈاکٹر رضوان اشرف (کوٹلہ) کے والد محترم محمد اشرف اور چوہدری عبدالجبار (بورے والا) کے والد محترم چوہدری شان محمد قضائے الٰہی سے انتقال فرماگئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرکزی سیکرٹریٹ اور گوشہ درود میں موجود احباب نے جملہ مرحومین کی مغفرت وبخشش کے لئے خصوصی دعا کی۔ اللہ تعالیٰ مرحومین کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل اور اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین

مرکزی سرگرمیاں

”حسان بن ثابتؓ نعت ریسرچ سنٹر“ کا افتتاح

MQI کینیڈا: میلاد النبی ﷺ کانفرنس

گوردوارہ ننکانہ صاحب اور کتھیڈرل کیتھولک چرچ میں کانفرنسز کا انعقاد

ڈاکٹر حسین محی الدین قادری کے خطابات

خصوصی رپورٹ

منہاج یونیورسٹی لاہور میں حسان بن ثابتؓ نعت ریسرچ سنٹر کا افتتاح

گزشتہ ماہ فیکلٹی آف لینگوئجز منہاج یونیورسٹی لاہور کے زیراہتمام حسان بن ثابتؓ نعت ریسرچ سنٹر کی افتتاحی تقریب منعقد ہوئی۔ تقریب میں ڈین لینگوئجز منہاج یونیورسٹی ڈاکٹر فخرالحق نوری نے خطبہ استقبالیہ پیش کیا جبکہ معروف نعت خواں شہزاد حنیف مدنی اور سرور حسین نقشبندی نے حضور پاک ﷺ کی شان میں گلہائے عقیدت پیش کیے۔ تقریب میں محترم صاحبزادہ تسلیم احمد صابری اور محترم صفدر علی محسن نے نقابت کے فرائض انجام دیئے۔ تقریب کی صدارت صوبائی وزیر مذہبی امور و اوقاف محترم پیر سید سعید الحسن شاہ نے کی جبکہ سابق وزیراعظم پاکستان و رہنما پاکستان پیپلز پارٹی محترم راجہ پرویز اشرف نے خصوصی شرکت کی۔

☆ چیئرمین سپریم کونسل منہاج القرآن انٹرنیشنل ڈاکٹر حسن محی الدین قادری نے تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اللہ رب العزت نے ابتدائے آفرینش سے اپنے محبوب نبی مکرم محمد مصطفیٰ ﷺ کا ذکر بلند رکھا اور ہر زمانے میں مختلف مذاہب پر اتارے جانے والے صحیفوں میں نبی آخر الزمان ﷺ کا تعارف کروایا۔ ہر زمانے میں نہ صرف مسلمان بلکہ دوسرے مذاہب کے ماننے والوں نے بھی مدحت رسول ﷺ بیان کی۔ منہاج یونیورسٹی میں حسان بن ثابت نعت ریسرچ سنٹر کا قیام نوجوان نسل میں عشق مصطفیٰ ﷺ کو جاں گزیں کرنے اور نعت رسول ﷺ پر تحقیق کرنے کے لیے ایک رول ماڈل ثابت ہوگا۔

☆ صوبائی وزیر مذہبی امور پنجاب محترم پیر سید سعید الحسن شاہ نے تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ شیخ الاسلام پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی زیرسرپرستی حسان بن ثابت نعت ریسرچ سنٹر کا قیام اس پُر آشوب دور میں ناموس رسالت اور محبت رسول ﷺ کے فروغ میں ایک اہم سنگ میل ثابت ہوگا۔

☆ پاکستان پیپلز پارٹی کے رہنما و سابق وزیراعظم راجہ پرویز اشرف نے کہا کہ دنیا کے کسی کونے سے جب بھی حضور پُرنور ﷺ کی شان میں گستاخی ہوئی تو شیخ الاسلام نے ہمیشہ اپنی ملفوظات اور خطبات کے ذریعے ان کی سرکوبی کی اور گستاخان رسول کو منہ توڑ جواب دیا۔ اس ضمن میں ان کے زیرسایہ منہاج یونیورسٹی لاہور میں نعت ریسرچ سنٹر کا قیام بھی اسی سلسلے کی کڑی ہے۔ شیخ الاسلام کی بین المذاہب ہم آہنگی اور امن کے حوالے سے عالمی خدمات کے پیش نظر 2012ء میں انہیں نوبل امن ایوارڈ کے لیے منتخب کیا گیا تھا مگر ایوارڈ لسٹ میں ٹاپ پر ہونے کے باوجود اسلام مخالف قوتوں کے ایماء پر انہیں نوبیل امن ایوارڈ سے محروم کردیا گیا اور یہ

ایوارڈ اس وقت یورپی یونین کو دے دیا گیا۔

☆ معروف مذہبی اسکالر اور اینکر پرسن محترم انیق احمد نے تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جس کا ذکر اللہ پاک بلند کر دے اسے کوئی ختم نہیں کرسکتا اور اللہ عزوجل نے اپنے محبوب ﷺ کا ذکر ازل سے ابد تک بلند کر دیا ہے جسے دشمن اسلام ختم نہیں کر سکتے۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے اپنی تمام عمر عشق مصطفیٰ ﷺ اور حرمتِ مصطفیٰ ﷺ کے تحفظ میں گزار دی اور اپنی تصانیف میں امہ کو عشق رسالت ﷺ کا درس دیا۔

☆ ڈپٹی چیئرمین بورڈ آف گورنرز منہاج یونیورسٹی لاہور ڈاکٹر حسین محی الدین قادری نے اپنے خطاب میں تقریب میں آنے والے معزز مہمانان گرامی کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی خصوصی ہدایات کی روشنی میں نعت ریسرچ سنٹر کے قیام میں عملی کاوشیں کرنے والے تمام احباب مبارکباد کے مستحق ہیں۔ دنیا بھر کے تعلیمی اداروں میں منہاج یونیورسٹی وہ پہلا تعلیمی ادارہ ہے جہاں نعت ریسرچ سنٹر کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ شیخ الاسلام کے زیرسایہ منہاج یونیورسٹی جدید عصری علوم وفنون سے مزین ایک بہترین تعلیمی ادارہ ہے جہاں نوجوان نسل کو اسلام اور عشق مصطفیٰ ﷺ سے روشناس کروانے کا اہتمام کیا جاتا ہے۔

☆ وائس چانسلر منہاج یونیورسٹی پروفیسر ڈاکٹر ساجد محمود شہزاد نے شرکاء سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہم اللہ پاک عزوجل کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اس نے ہمیں حسان بن ثابت نعت ریسرچ سنٹر کے قیام میں کامیابی عطا کی۔ پروگرام کے اختتام پر حسان بن ثابت نعت ریسرچ سنٹر کے پلیٹ فارم سے دو تحقیقی کتب ''فروغ عشق رسول ﷺ میں نعت کا کردار'' اور ''منہاج عشق'' کی تقریب رونمائی بھی کی گئی۔ اول الذکر کتاب شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی ہے جبکہ مؤخرالذکر کتاب تحریک منہاج القرآن سے تعلق رکھنے والے نعت گوشعراء کا کلام ہے، جسے مرتب و مدون کرنے کی سعادت محترم محمد فاروق رانا (ڈائریکٹر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ) کو حاصل ہوئی۔

گوردوارہ جنم استھان ننکانہ صاحب میں تاریخ کی پہلی محسن انسانیت کانفرنس کا انعقاد

گوردوارہ جنم استھان ننکانہ صاحب میں پنجابی سکھ سنگت کے زیراہتمام تاریخ میں پہلی مرتبہ حضور نبی اکرم ﷺ کے یوم ولادت کو منایا گیا، اس سلسلہ میں گوردوارہ ننکانہ صاحب میں محسنِ انسانیت کانفرنس کا انعقاد کیا گیا، جس میں صدر منہاج القرآن ڈاکٹر حسین محی الدین قادری نے خصوصی شرکت کی۔ ننکانہ صاحب پہنچنے پر ڈاکٹر حسین محی الدین قادری کا پرتپاک استقبال کیا گیا۔ ڈاکٹر حسین محی الدین قادری نے جنم استھان ننکانہ صاحب میں ولادت مصطفیٰ ﷺ کی خوشی میں کیک کاٹا اور محسن انسانیت کانفرنس کو بین المذاہب ہم آہنگی کا عظیم مظاہرہ قرار دیا۔

تقریب کے میزبان سردار گوپال سنگھ نے استقبالیہ کلمات میں تمام مسلمانوں کو پیغمبر اسلام حضور نبی اکرم ﷺ کے یوم ولادت کی مبارکباد دیتے ہوئے تقریب میں آنیوالے مہمانوں وشرکاء کو خوش آمدید کہا۔ منہاج القرآن انٹرفیتھ ریلیشنز کے ڈائریکٹر سہیل احمد رضا اور سردار گوپال سنگھ چاولہ چیئرمین پنجابی سکھ سنگت نے نقابت کے فرائض انجام دیئے۔

منہاج القرآن انٹرنیشنل کے صدر ڈاکٹر حسین محی الدین قادری نے کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حضور نبی اکرم ﷺ تمام جہانوں کیلئے رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجے گئے۔ آج ننکانہ صاحب کی سرزمین پر تاریخ رقم ہوگئی ہے جسے زمانہ یاد رکھے گا۔ آج جنم استھان ننکانہ صاحب میں سرور کائنات ﷺ کی ولادت کا جشن منایا جا رہا ہے۔ بین المذاہب ہم آہنگی کے حوالے سے یہی پاکستان

کا اصل پرامن چہرہ ہے۔ پاکستان میں مسلمان اور دیگر تمام مذاہب کے لوگ امن و محبت کے ساتھ رہتے ہیں۔ آج جس جگہ تاجدارِ کائنات ﷺ کے میلاد کا اہتمام کیا گیا ہے یہ جگہ بابا گرونانک کی جائے پیدائش (جنم استھان) ہے، اس تقریب کے انعقاد پر سکھ برادری کو مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کارِ خیر کو نظرِ بد سے بچائے۔

اس کانفرنس میں سردار امیر سنگھ (صدر پاکستان پربندھک کمیٹی)، سردار رمیش سنگھ اروڑا (ایم پی اے پنجاب)، سردار پرتاب سنگھ، سردار جنم سنگھ (ہیڈ گرنتھی)، سردار درشن سنگھ، ڈائریکٹر انٹرفیتھ ریلیشنز منہاج القرآن انٹرنیشنل سہیل احمد رضا، علامہ ڈاکٹر محبّ النبی طاہر، علامہ پیر سید عاطف گیلانی، علامہ صاحبزادہ احمد عاصم سلیم، علامہ سید سلیمان مصطفیٰ گیلانی، علامہ پیر علی رضا، ڈاکٹر محمد زبیر اختر معصومی، قاری محمد عباس قادری، محمد ناصر ایڈووکیٹ، شیخ محمد اویس، احسن ارشاد، قاری ریاست علی، نعیم چوہدری، سید مظہر اللہ گیلانی، سید عتیق گیلانی، شہزاد خان و دیگر سیاسی، مذہبی و سماجی شخصیات اور تحریک منہاج القرآن کے قائدین و کارکنان اور عوام الناس کی بڑی تعداد شریک ہوئی۔ تقریب کے اختتام پر وطن عزیز کی سلامتی، امن و ترقی، خوشحالی، مذاہب عالم کے مابین برداشت، محبت، اخوت اور انسانی عظمت کے فروغ کیلئے خصوصی دعا کی گئی۔

سیکرڈ ہارٹ کتھیڈرل کیتھولک چرچ میں سیمینار بعنوان ''مسلم مسیحی تعلقات کا فروغ'' کا انعقاد

کمیشن برائے بین المذاہب مکالمہ کیتھولک چرچ آف پاکستان، انٹرفیتھ ریلیشنز منہاج القرآن انٹرنیشنل اور کل مسالک علماء بورڈ کے تعاون سے مسلم مسیحی تعلقات کا فروغ سیمینار سینٹ انتھنی ہال، سیکرڈ ہارٹ کتھیڈرل کیتھولک چرچ ریگل چوک لاہور میں منعقد ہوا، جس میں صدر منہاج القرآن انٹرنیشنل اور ڈپٹی چیئرمین بورڈ آف گورنرز منہاج یونیورسٹی لاہور ڈاکٹر حسین محی الدین قادری نے خصوصی شرکت کی۔

سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے محترم ڈاکٹر حسین محی الدین قادری نے کہا کہ اسلام ادیان عالم کا محافظ ہے اور تمام مذاہب کے پیروکاروں کے لیے امن کا پیامبر ہے۔ پیغمبر رحمت حضرت محمد ﷺ کی تعلیمات امن و رحمت ہیں، جو تمام مذاہب عالم کے لیے یکساں ہیں۔ آپ ﷺ کی تعلیمات امن پر عمل پیرا ہونا ہی امن عالم کی ضمانت ہے۔ تحریک منہاج القرآن نے ہمیشہ بین المذاہب، بین المسالک رواداری، اتحاد اور امن کی بات کی ہے۔ منہاج القرآن اسلام کی تعلیمات امن کی روشنی میں تمام مذاہب و مسالک کو یکجا دیکھنا چاہتا ہے۔ پاکستان سمیت دنیا بھر میں بین المذاہب اور مسلکی شدت پسندی اور انتہاء پسندی کو رواداری، اتحاد اور یکجہتی سے ختم کیا جا سکتا ہے۔

سیمینار کی صدارت چیئرمین کمیشن برائے بین المذاہب مکالمہ، بشپ آف آرچ ڈائنز آف لاہور کیتھولک چرچ آف پاکستان آرچ بشپ سیبسٹین فرانسس شاء نے کی۔ انہوں نے بین المذاہب کاوش پر منہاج القرآن انٹرنیشنل کی خدمات کو سراہا۔

سیمینار میں مسلم و مسیحی اسکالرز، سکھ، ہندو اور مختلف مذاہب و مسالک کے نمائندگان نے شرکت کی۔ اس موقع پر غلام محی الدین دیوان، رانا محمد ادریس، صاحبزادہ انوار الحق ایڈووکیٹ، نوراللہ صدیقی، سہیل احمد رضا، راجہ زاہد محمود، شہزاد خان، شہزاد رسول، حاجی اسحاق، اشتیاق حنیف مغل اور الطاف رندھاوا بھی موجود تھے۔

اس سے پہلے صدر منہاج القرآن انٹرنیشنل اور ڈپٹی چیئرمین بورڈ آف گورنرز منہاج یونیورسٹی لاہور ڈاکٹر حسین محی الدین قادری کا سینٹ انتھنی ہال، سیکرڈ ہارٹ کتھیڈرل کیتھولک چرچ (ریگل چوک لاہور) پہنچنے پر شاندار استقبال کیا گیا۔ یہاں چرچ کے آرچ بشپ سیبسٹین فرانسس شاء نے ڈاکٹر حسین محی الدین قادری کا پرتپاک استقبال کیا۔

منہاج القرآن انٹرنیشنل کینیڈا کے زیراہتمام میلاد النبی ﷺ کانفرنس

منہاج القرآن انٹرنیشنل کینیڈا کے زیراہتمام جشن عید میلاد النبی ﷺ کی مناسبت سے سالانہ میلاد النبی ﷺ کانفرنس منعقد ہوئی جس میں خصوصی شرکت جگر گوشہ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری شیخ حماد مصطفیٰ المدنی القادری نے کی۔ میلاد کانفرنس کی صدارت جگر گوشہ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری صاحبزادہ سلطان شمس تبریز احمد مصطفیٰ العربی القادری نے کی۔ پروگرام میں نقابت کے فرائض حافظ عمیر وقاص منہاجین نے ادا کیے۔ تلاوت کلام مجید ابراہیم شیخ اور شیخ مصطفیٰ الزاوی جبکہ محمد جاوید چودھری اور عبداللہ شیخ نے نعت رسول مقبول ﷺ کے نذرانے پیش کیے۔

اس تقریب سے خطاب کرتے ہوئے شیخ حماد مصطفیٰ المدنی القادری نے کہا کہ اللہ تعالیٰ انبیاء علیہم السلام کو عظمتیں اور رفعتیں عطا فرماتا ہے۔ لفظ نبی اور نبوت کے چار معنی ہیں، یہ چاروں معنیٰ ومفہوم دراصل انبیاء علیہم السلام کی شانیں ہیں۔ اللہ رب العزت نے یوں تو ہر نبی کو ان چار شانوں سے نوازا لیکن اللہ تعالیٰ نے شان مصطفیٰ ﷺ میں سب شانیں جمع کر دی ہیں۔ نبی وہ ذات ہے، جس کو اللہ رب العزت اپنے غیب سے خبر عطا کرتا ہے۔ یہ وہ علم ہے جو انسان اپنے حواسِ خمسہ سے حاصل نہیں کرسکتا بلکہ صرف اللہ رب العزت ہی انبیاء علیہم السلام کو عطا کرتا ہے۔ اللہ رب العزت نے حضرت آدم، حضرت نوح اور حضرت موسیٰ علیہم السلام کو شانِ نبوت عطا کی لیکن اللہ تعالیٰ نے جو شان وشوکت مصطفیٰ کریم ﷺ کو عطا فرمائی، وہ کسی اور نبی کے حصہ میں نہیں آئی۔ نبی ہی وہ واسطہ ہے جو انسان کو حق تک پہنچا سکتا ہے، جس نے اللہ رب العزت کو پانا ہوتو وہ مصطفیٰ ﷺ کے راستہ سے معرفتِ الٰہی حاصل کرسکتا ہے، کیونکہ عطا خدا کی ہے لیکن تقسیم صرف مصطفیٰ ﷺ کی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء کرام علیہم السلام کے جملہ کمالات، معجزات، فضائل اور خواص کو اپنے حبیب محمدِ مصطفیٰ ﷺ کی ذات میں کاملیت کے ساتھ جمع کرکے آپ ﷺ کو انسانِ کامل اور خاتم النبیین کے درجے پر فائز فرمایا ہے۔

میلاد النبی ﷺ کانفرنس میں صدر منہاج القرآن کینیڈا خواجہ کامران رشید اور علامہ ضیاء الحق رازی نے بھی اظہار خیال کیا۔ اختتام پر علامہ شیخ احمد اعوان نے دعا کروائی۔

انتقالِ پُرملال

گذشتہ ماہ مرکزی سیکرٹریٹ پر خدمات سرانجام دینے والے درج ذیل احباب کے اعزہ واقارب انتقال فرماگئے ہیں۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

☆محترم بریگیڈیئر (ر) اقبال احمد خان (نائب صدر منہاج القرآن انٹرنیشنل) کی اہلیہ محترمہ

☆محترم اجمل علی مجددی (ڈپٹی ڈائریکٹر فرید ملت ریسرچ انسٹی ٹیوٹ) کی اہلیہ محترمہ اور بھانجی

☆محترم صفدر عباس (ڈپٹی ڈائریکٹر اجتماعات) کی والدہ محترمہ ☆محترم امیر حسنین (انچارج ڈسپیچ آفس) کی والدہ محترمہ

☆محترم محمد عارف طاہر (انچارج مرکزی سٹور) کی بیٹی اور محمد طاہر عارف (سیکرٹری نظامت ممبر شپ) کی ہمشیرہ

☆محترم محمد افضل قادری (سینئر ریسرچ سکالر FMRi) کا بھانجا ☆محترم محمد وقاص (سٹاف ممبر IT ڈیپارٹمنٹ) کا بھتیجا

☆محترم علامہ محمد لطیف مدنی (ڈائریکٹر گوشہ درود) کی سسٹر اِن لاء ☆محترم محمد شہباز طاہر (کوآرڈینیٹر سوشل میڈیا) کے بہنوئی

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری، محترم ڈاکٹر حسن محی الدین قادری، محترم ڈاکٹر حسین محی الدین قادری اور جملہ مرکزی قائدین وسٹاف ممبران اور کارکنان تحریک نے مرحومین کے انتقال پر گہرے غم ورنج کا اظہار کرتے ہوئے مغفرت وبلندی درجات کی خصوصی دعا کی۔ اللہ تعالیٰ مرحومین کی مغفرت فرمائے اور انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

گوشہ درود موبائل ایپ کا اجراء

یہ ایپ ایپل اور اینڈرائیڈ آپریٹنگ سسٹمز کے لئے دستیاب ہوگی

موبائل ایپ کا افتتاح چیئرمین سپریم کونسل ڈاکٹر حسن محی الدین قادری نے کیا

منہاج القرآن حُبِ رسول ﷺ اور عقائدِ صحیحہ کو فروغ دے رہی ہے

عبدالستار منہاجین

دینِ اسلام میں سب سے مرکزی حیثیت منصبِ رسالت کو حاصل ہے اور منصبِ رسالت کی یہی مرکزیت اس امر کی متقاضی ہے کہ آپ ﷺ کی ذاتِ گرامی ہر مسلمان کے لئے تمام محبتوں کا مرکز و محور قرار پائے اور ایمان کو اس سے مشروط کردیا جائے۔ رسالتمآب ﷺ سے عشق و محبت اور نسبتِ تعلق کے عملی اظہار کا طریقہ یہ ہے کہ آپ ﷺ کی لائی ہوئی تعلیمات پر عمل کیا جائے اور آپ ﷺ کی ذاتِ اقدس پر درود و سلام کے نذرانے پیش کئے جائیں۔ نسبتِ تعلق کے اظہار کے یہ دونوں طریقے قرآن و حدیث سے ثابت ہیں اور تقریباً ڈیڑھ ہزار سال سے اِن پر عملی طور پر امت کا اجماع ہے۔ اتباعِ رسول اور درود و سلام کا وِرد ایسی عبادات ہیں جو رضائے الٰہی اور قربتِ مصطفیٰ ﷺ کا مؤثر ذریعہ ہیں۔

تحریک منہاج القرآن کا خمیر عشق و محبت رسول ﷺ سے اٹھا ہے۔ یہ عشقِ رسول ﷺ کو زندہ کرنے کی تحریک ہے اور بانی و سرپرستِ اعلیٰ تحریک منہاج القرآن شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کا سارا علمی، تحقیقی، تقریری اور تصنیفی کام اس کی بین دلیل ہے۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری امت کا رسالتمآب ﷺ سے کمزور ہوتا ہوا تعلق پختہ کرنے کے لئے کوشاں ہیں۔ اس مقصد کیلئے آپ نے یکم دسمبر 2005ء کو تحریک منہاج القرآن کے مرکز پر گوشہ درود قائم کیا جو حرمین شریفین کے بعد کرۂ ارض پر ایسا منفرد مقام ہے جہاں 24 گھنٹے، ہر لمحہ رسالتمآب ﷺ کی بارگاہ اقدس میں درود و سلام کے نذرانے پیش کیے جاتے ہیں۔ عشاقِ رسول 10 دنوں کے لیے گوشہ نشین ہو کر گوشہ درود میں معتکف ہوتے ہیں، دن بھر روزہ رکھتے ہیں اور نمازِ پنجگانہ و استراحت کے اوقات کے علاوہ اپنی زبانوں کو درود و سلام کے کلمات سے تر رکھتے ہیں۔ رسالتمآب ﷺ کے ساتھ اظہارِ محبت کا یہ انداز نہ صرف منفرد ہے بلکہ دنیا میں کہیں اِس کی کوئی نظیر نہیں ملتی۔

تحریک منہاج القرآن رسالتمآب ﷺ کے ذکر و فکر کو ہر گھر اور ہر فرد کے مَن میں پہچانا چاہتی ہے تاکہ مصطفوی مشن کا آفتاب طلوع ہو۔ اس مقصد کے پیشِ نظر تحریک منہاج القرآن کی تنظیمات اور کارکنان نے دنیا بھر میں حلقاتِ درود و فکر قائم کئے ہیں جو نسبتِ رسول ﷺ کو مضبوط کرنے کا ماحول اور تعلیم و تربیت فراہم کرنے کا ذریعہ ہیں۔ نسلِ نَو کو ایسے مقدس ماحول کی فراہمی یقیناً اُن کے ذہنوں پر اثرات مرتب کرے گی، جس میں ان کے عقائد اور ایمان کا تحفظ ہوگا۔

تحریک منہاج القرآن کے مرکز پر واقع گوشہ درود اور دنیا بھر میں ہفتہ وار اور ماہانہ بنیادوں پر منعقد ہونے والے حلقاتِ درود و فکر نسبتِ مصطفیٰ ﷺ کی خیرات تقسیم کر رہے ہیں۔ گوشہ درود شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کا رسالتمآب ﷺ کے عشاق کے لیے عظیم تحفہ ہے۔ گوشہ درود اور حلقاتِ درود و فکر مادیت، جدیدیت اور لادینیت کی یلغار کے دور میں مسلمانوں کے لیے تعلیم و تربیت کا

بہترین مرکز ہیں۔ ہر ماہ مرکز پر مجلسِ ختم الصلوٰۃ علی النبی ﷺ کی محفل منعقد ہوتی ہے، جس میں گوشہ درود اور اُس کے نظام کے تحت دنیا بھر میں قائم کردہ حلقاتِ درود وفکر میں پڑھا گیا درودِ پاک بارگاہِ رسالتمآب ﷺ میں پیش کیا جاتا ہے۔

دسمبر 2005ء میں گوشہ درود کے قیام کے ساتھ ہی منہاج انٹرنیٹ بیورو کے زیرِانتظام اس کی الگ ویب سائٹ www.gosha-e-durood.com لانچ کر دی گئی تھی، جہاں گوشہ نشینان اور حلقاتِ درود وفکر سمیت اِنفرادی طور پر درود پاک پڑھنے والے افراد کا مکمل ریکارڈ محفوظ کیا جاتا تھا۔ 38ویں عالمی میلاد کانفرنس کے موقع پر منہاج انٹرنیٹ بیورو نے دنیا بھر سے درودِ پاک کی کولیکشن کے لئے گوشہ درود موبائل ایپ کے نام سے موبائل ایپلیکشن تیار کی۔ اس ایپ کا باقاعدہ افتتاح 7 نومبر 2021ء کو محترم ڈاکٹر حسن محی الدین قادری نے فرمایا۔ یہ ایپ ایپل اور اینڈرائیڈ کے آپریٹنگ سسٹمز کے لیے دستیاب ہے۔ اس موبائل ایپلیکشن میں 8000 سے زائد گوشہ نشینان، 6000 سے زائد حلقاتِ درود وفکر اور 7000 سے زائد اِنفرادی طور پہ پڑھنے والوں کے درود پاک کا ریکارڈ شامل ہے۔ ہر یوزر اپنے پیش کردہ درودِ پاک کا تمام سابقہ ریکارڈ دیکھ سکتا ہے کہ اُس نے پچھلے 16 سال میں کب کتنا درودِ پاک ماہانہ مجلس ختم الصلوٰۃ علیٰ النبی ﷺ میں پیش کرنے کے لیے گوشہ درود میں جمع کروایا تھا۔

گوشہ درود موبائل ایپلیکشن میں نہایت خوبصورت لے آؤٹ میں کاؤنٹر تسبیح کے ساتھ ساتھ حلقاتِ درود وفکر کی ڈاکومنٹری، فضائلِ درود وسلام پر شیخ الاسلام کے خطابات وتصانیف، اسماء الحسنٰی، اسماء النبی ﷺ بھی اس ایپ کا حصہ ہیں۔ تعلق بالقرآن اور تعلق بالحدیث کو مزید پختہ کرنے کیلئے روزانہ ایک آیتِ کریمہ اور ایک حدیثِ مبارکہ بھی مع ترجمہ اِس ایپ میں شائع کی جاتی ہیں۔

مادیت پرستی اور فتنہ پروری کے اس دور میں اگر آپ بھی سکونِ قلب کے متلاشی ہیں اور مکینِ گنبدِ خضریٰ سے تعلقِ غلامی استوار کرنے کے خواہاں ہیں تو گوشہ درود موبائل ایپ انسٹال کریں اور توجہ الیٰ اللہ اور توجہ الیٰ الرسول ﷺ کے جذبے سے سرشار ہو کر ہمہ وقت درودِ پاک سے اپنی زبان کو تر رکھنے کی عادت اپنائیں اور رسالتمآب ﷺ کی بارگاہ میں ہدیۂ دورد وسلام پیش کرنے والے غلاموں میں شامل ہو جائیں۔

گوشہ درود موبائل ایپ پر جمع کروایا گیا آپ کا درود وسلام ہر ماہ مجلسِ ختم الصلوٰۃ علیٰ النبی ﷺ میں بارگاہِ رسالتمآب پیش کیا جاتا ہے۔

نوٹ: گوشہ درود کی موبائل ایپ کو یہاں سے ڈاؤن لوڈ کیا جا سکتا ہے۔ www.gosha-e-durood.com

قائد ڈے نمبر فروری 2022ء

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی 71 ویں سالگرہ کے موقع پر حسبِ روایت امسال بھی ماہنامہ منہاج القرآن قائد ڈے نمبر شائع کرنے کا اعزاز حاصل کر رہا ہے۔ یہ شمارہ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی دینِ اسلام کی حقیقی تعلیمات کے فروغ، قومی و بین الاقوامی سطح پر امن ومحبت کی ترویج اور بیداریٔ شعور کے لیے کی جانے والی ہمہ جہتی خدمات پر مشتمل ہوگا۔

اس سلسلے میں آپ بھی ماہنامہ منہاج القرآن کو اپنی خصوصی معیاری تحریریں بھجواسکتے ہیں۔ علاوہ ازیں قائد ڈے کے موقع پر آپ کی طرف سے **مبارکبادی پیغامات** کی صورت میں اشتہارات کی بکنگ بھی جاری ہے۔

آپ اپنی تحریر، مضامین اور اشتہارات سے متعلقہ اشاعتی مواد مورخہ 8 جنوری 2022ء تک ماہنامہ منہاج القرآن 365 ایم ماڈل ٹاؤن لاہور ارسال کرسکتے ہیں۔

فون: 042-111-140-140 Ext-128، mqmujallah@gmail.com

شیخ الاسلام کی منہاج القرآن کے نئے PHD سکالرز کو مبارکباد

ڈاکٹر محمد تاج الدین کالامی، ڈاکٹر فرح ناز، ڈاکٹر عبدالجبار قمر
ڈاکٹر علی وقار قادری، ڈاکٹر حافظ محمد ادریس الازہری اور
ڈاکٹر اے ڈی طاہر کو مبارکباد

امسال تحریک منہاج القرآن انٹرنیشنل کے مرکز پر خدمات سرانجام دینے والے اور جامعہ اسلامیہ منہاج القرآن کے فضلاء میں سے درج ذیل اسکالرز نے Ph.D کرنے کا اعزاز حاصل کیا۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری، چیئرمین سپریم کونسل MQI ڈاکٹر حسن محی الدین قادری، صدر منہاج القرآن انٹرنیشنل ڈاکٹر حسین محی الدین قادری، جملہ مرکزی قائدین تحریک، اساتذہ کرام کالج آف شریعہ و منہاج یونیورسٹی، رفقاء و کارکنان تحریک اور علمی و فکری حلقوں کی طرف سے ان اسکالرز کو اس اعلیٰ تعلیمی اعزاز پر مبارکباد دی گئی اور دعاؤں سے نوازا گیا۔

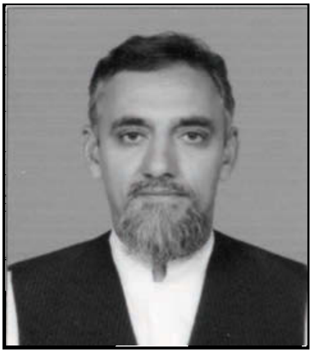

ڈاکٹر محمد تاج الدین کالامی

محترم ڈاکٹر محمد تاج الدین کالامی نے یونیورسٹی آف لاہور سے Ph.D کی ڈگری حاصل کرنے کا اعزاز حاصل کیا۔ ان کے مقالہ کا عنوان: ’’جدید فقہی مسائل میں ڈاکٹر وھبہ زحیلی کے اجتہادات (ایک تحقیقی و تنقیدی جائزہ)‘‘ تھا۔ محترم ڈاکٹر محمد تاج الدین کالامی نے 1992ء میں فرید ملت ریسرچ انسٹی ٹیوٹ میں خدمات کا آغاز کیا اور تاحال بطور سینئر ریسرچ اسکالر خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

ڈاکٹر فرح ناز

منہاج القرآن ویمن لیگ کی مرکزی صدر محترمہ ڈاکٹر فرح ناز نے یونیورسٹی آف لاہور سے Ph.D کرنے کا اعزاز حاصل کیا۔ اِن کے تحقیقی مقالہ کا موضوع ’’اسلامی اور مغربی اخلاقی اقدار کا عصر حاضر کے تناظر میں تقابلی مطالعہ‘‘ تھا۔ محترمہ ڈاکٹر فرح ناز طویل عرصہ سے منہاج القرآن ویمن لیگ میں مرکزی حیثیت سے خدمات سرانجام دے رہی ہیں۔

ڈاکٹر عبدالجبار قمر

جامعہ اسلامیہ منہاج القرآن کے فاضل محترم ڈاکٹر عبدالجبار قمر نے شیخ زاید اسلامک سینٹر پنجاب یونیورسٹی سے اسلامک سٹڈیز میں ’’برصغیر میں نقد تصوف کا علمی و تحقیقی جائزہ‘‘ کے موضوع پر مقالہ لکھ کر Ph.D کی ڈگری حاصل کی۔ آپ 1994ء سے تاحال فرید ملت ریسرچ انسٹی ٹیوٹ میں خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

ڈاکٹر علی وقار قادری

تحریک منہاج القرآن کے عظیم علمی منصوبہ لارل ہوم سکولز کے ڈائریکٹر محترم ڈاکٹر علی وقار قادری نے یونیورسٹی آف لاہور سے Ph.D کرنے کا اعزاز حاصل کیا۔ ان کے تحقیقی مقالہ کا موضوع ’’علامہ محمد اقبال اور ڈاکٹر برہان احمد فاروقی کے قرآنی افکار کا تقابلی مطالعہ‘‘ تھا۔ آپ طویل عرصہ سے منہاج ایجوکیشن سوسائٹی میں مختلف عہدوں پر خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

ڈاکٹر حافظ محمد ادریس الأزہری

کالج آف شریعہ منہاج یونیورسٹی کے فاضل محترم حافظ محمد ادریس الأزہری نے الازہر یونیورسٹی قاہرہ کے ’’کلیۃ اصول الدین قاہرۃ‘‘ کے شعبہ ’’قسم الدعوۃ والثقافۃ الاسلامیہ‘‘ سے Ph.D کی ڈگری امتیازی پوزیشن میں حاصل کی۔ Ph.D میں ان کے مقالہ کا موضوع ’’ڈنمارک میں دعوت وتبلیغ کے وسائل اور اسلامی مراکز کا کردار‘‘ تھا۔ ڈاکٹر حافظ محمد ادریس نے ایم فل کی ڈگری بھی جامعۃ الازہر سے ہی ’’منہاج القرآن انٹرنیشنل کی علمی و عملی خدمات‘‘ پر مکمل کی تھی۔ آپ منہاج القرآن انٹرنیشنل ڈنمارک کے اسلامک سنٹر پر 9 سال سے خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

ڈاکٹر اے ڈی طاہر

جامعہ اسلامیہ منہاج القرآن کے فاضل محترم ڈاکٹر اللہ دتہ طاہر نے ڈیپارٹمنٹ آف اکنامکس پنجاب یونیورسٹی سے Ph.D کرنے کا اعزاز حاصل کیا۔ ان کے تحقیقی مقالہ کا موضوع Macroeconomics Instability and Social Development in Developing Countries: A Panel Data Analysis تھا۔ آپ گورنمنٹ کالج ٹاؤن شپ لاہور میں اسسٹنٹ پروفیسر ہیں۔ آپ نے پی سی ایس کے امتحان میں پہلی پوزیشن حاصل کر رکھی ہے۔

☆ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے اِن جملہ فضلاء کے لیے اپنے مبارکبادی پیغام میں کہا کہ تحریک منہاج القرآن برصغیر پاک و ہند میں واحد دینی و اصلاحی تحریک ہے جس میں اتنے پی ایچ ڈیز ہیں کہ شاید کسی اورتحریک میں نہیں ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ بڑی تعداد میں ایم فل ڈگری کی حامل اعلیٰ تعلیم یافتہ افرادی قوت بھی تحریک منہاج القرآن کا حصہ اور اعزاز ہے۔ یہ بات قابلِ تحسین ہے اور دیگر کارکنان کیلئے رول ماڈل کا درجہ رکھتی ہے کہ تنظیمی وتحریکی مصروفیات، دورہ جات، گھریلو مصروفیات کے ساتھ ساتھ اعلیٰ تعلیم کا سلسلہ بھی جاری رہے۔ میں سمجھتا ہوں علم کی دولت کا حصول تحریک منہاج القرآن سے وابستگی کی برکت اور ثمر ہے۔ جب کوئی اللہ اوراس کے رسول ﷺ کیلئے اپنے شب و روز کا غالب حصہ وقف کردیتا ہے تو پھر اللہ بھی اپنے اس بندے کی نیک تمناؤں کی تکمیل اور مقاصد کے حصول میں نصرت و مدد فرماتا ہے۔ اِن جملہ فضلاء کے لیے مبارکباد اور ڈھیروں دعائیں ہیں۔

❁❁❁❁❁

موضوعاتی اشاریہ ماہنامہ منہاج القرآن سال 2021ء

۱۔ عظمت و مقامِ مصطفیٰ ﷺ اور سیرت النبی ﷺ

حضور نبی اکرم ﷺ: پیغمبرِ امن و سلامتی	ڈاکٹر حافظ محمد سعد اللہ	جنوری 2021ء
معراج النبی ﷺ کا تحفہ: نماز	شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری	مارچ 2021ء
حقیقتِ محمدیہ، متابعتِ رسول ﷺ اور اسوہ حسنہ	شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری	اکتوبر 2021ء
عید میلاد النبی ﷺ پر خوشی و مسرت کا اظہار	مفتی عبدالقیوم خان ہزاروی	اکتوبر 2021ء
حضور نبی اکرم ﷺ بطور پیامبرِ امن و سلامتی	ڈاکٹر حافظ محمد سعد اللہ	اکتوبر 2021ء
محبت خالقِ کائنات کا نور اور پیغمبرِ انسانیت کا منشور ہے	ڈاکٹر علی اکبر الازہری	اکتوبر 2021ء
درود وسلام کی فضیلت	مفتی عبدالقیوم خان ہزاروی	دسمبر 2021ء
''فروغِ عشقِ رسول ﷺ میں نعت کا کردار''	چیف ایڈیٹر (نوراللہ صدیقی)	دسمبر 2021ء

۲۔ اصلاحِ احوال/ روحانیات

تبلیغِ دین کے روّیوں پر نظرِ ثانی کی ضرورت	شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری	جنوری 2021ء
محبتِ اولیاء کے ثمرات اور اولیاء کی بنیادی صفات	مفتی عبدالقیوم خان ہزاروی	جنوری 2021ء
کلماتِ حکمت	عین الحق بغدادی	جنوری 2021ء
شبِ برأت کی فضیلت	ڈاکٹر حافظ محمد سعد اللہ	مارچ 2021ء
دعوت و تبلیغ اور جدید ذرائع ابلاغ	ڈاکٹر حسن محی الدین قادری	مارچ 2021ء
تعلق باللہ اور معرفتِ الٰہیہ	شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری	اپریل 2021ء
رمضان المبارک اور ہماری ذمہ داریاں	ڈاکٹر علی اکبر الازہری	اپریل 2021ء
آخری عشرۂ رمضان المبارک کی فضیلت	ڈاکٹر ممتاز احمد سدیدی الازہری	مئی 2021ء
رمضان اور رجوع الی القرآن	ڈاکٹر نعیم انور نعمانی	مئی 2021ء
عبادات و معاملات میں حُسن و نظم کا اہتمام	ڈاکٹر حافظ محمد سعد اللہ	جون 2021ء
قربانی کا اصل مقصد اور حکمت	ڈاکٹر حسین محی الدین قادری	جولائی 2021ء
عبادات و معاملات میں حُسن و نظم کا اہتمام	ڈاکٹر حافظ محمد سعد اللہ	جولائی 2021ء
نظم و ضبط مددِ الٰہی کا ذریعہ	ڈاکٹر حافظ محمد سعد اللہ	ستمبر 2021ء
کلماتِ حکمت	شیخ الاسلام کی کتاب سے اقتباس	ستمبر 2021ء
انسانی کردار کی تطہیر کیسے ہو؟	شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری	دسمبر 2021ء
تربیت کا نبوی منہاج	ڈاکٹر نعیم انور نعمانی	دسمبر 2021ء

۳۔ دورۂ علوم الحدیث

فضائل و رقائق میں حدیث ضعیف کے جواز پر دلائل	شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری	جنوری 2021ء
فضائل و رقائق میں حدیث ضعیف کے جواز پر دلائل	شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری	مارچ 2021ء
حدیثِ ضعیف کے بارے میں مذاہب	شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری	اپریل 2021ء
فقہاء اور محدثین کا حدیثِ ضعیف سے استدلال	شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری	مئی 2021ء

محدثین کا حدیثِ ضعیف سے استدلال	شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری	جون 2021ء
قواعدِ جرح وتعدیل: جرح کے قابلِ قبول ہونے کا معیار	شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری	جولائی 2021ء
فتویٰ کے قابلِ قبول ہونے کا معیار	شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری	اگست 2021ء

۴۔ خلفاء راشدین/ صحابہ کرام/ شہادت امام حسین علیہ السلام

اصلاحِ معاشرہ: سیرتِ سیدنا علیؓ کی روشنی میں	ڈاکٹر محمد زہیر احمد صدیقی	مئی 2021ء
شہادتِ امامِ حسین علیہ السلام اور اِشکالات کا ازالہ	شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری	اگست 2021ء
شانِ اہلِ بیتِ اطہار علیہم السلام	ڈاکٹر حسن محی الدین قادری	اگست 2021ء
شہادتِ امامِ حسین علیہ السلام کے تناظر میں کج فکری کا ازالہ	شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری	ستمبر 2021ء
امامِ حسین علیہ السلام کلامِ اقبال کی روشنی میں	علی وقار قادری	ستمبر 2021ء

۵۔ فقہی سوالات

فقہ کی اہمیت اور فضیلت	مفتی عبدالقیوم خان ہزاروی	مارچ 2021ء
رمضان المبارک: حکمتیں، تقاضے اور انعامات	مفتی عبدالقیوم خان ہزاروی	اپریل 2021ء
زکوٰۃ کی اہمیت و مقاصد	مفتی عبدالقیوم خان ہزاروی	مئی 2021ء
نکاح میں ولی کا مسئلہ	مفتی عبدالقیوم خان ہزاروی	جون 2021ء
حج کی اہمیت وفضیلت	مفتی عبدالقیوم خان ہزاروی	جولائی 2021ء
نکاح بابرکت اور کامیابی زندگی کا ضامن ہے	مفتی عبدالقیوم خان ہزاروی	اگست 2021ء
کیا ماہِ صفر مصائب و ابتلاء کا مہینہ ہے	مفتی عبدالقیوم خان ہزاروی	ستمبر 2021ء

۶۔ معاشرت

رموزِ حیات	شفاقت علی شیخ	جنوری 2021ء
کورونا وائرس کی روک تھام: شیخ الاسلام کی ہدایات	خصوصی مضمون	جنوری 2021ء
سوشل میڈیا کا منفی استعمال اور اِسلامی اَقدار کا زوال	محمد اقبال چشتی	جنوری 2021ء
مطالعۂ کتب کی ضرورت و اہمیت اور عصری تقاضے	ڈاکٹر شفاقت علی بغدادی الازہری	اپریل 2021ء
غیر مسلموں سے تعلقات کی نوعیت	ثناء اللہ طاہر	جون 2021ء
ماحولیاتی آلودگی کے خاتمے کا قابلِ عمل منصوبہ	ڈاکٹر حسین محی الدین قادری	اگست 2021ء

۷۔ شخصیات

حضرت فریدِ ملت ڈاکٹر فریدالدین قادریؒ: اوصافِ حمیدہ	محمد شفقت اللہ قادری	مئی 2021ء
سیدنا طاہر علاؤالدین القادری الگیلانیؒ حیات وتعلیمات	شہزاد رسول قادری	جولائی 2021ء
علامہ محمد اقبالؒ کا تصورِ جبر و اختیار	علی وقار قادری	اگست 2021ء
ڈاکٹر حسین محی الدین قادری کی علمی اور تحقیقی خدمات	ڈاکٹر مختار احمد عزمی	اکتوبر 2021ء

۸۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری (شخصیت و خدمات)

اداریہ: گُل سے گلستاں تک خوشبو کا سفر	چیف ایڈیٹر (نوراللہ صدیقی)	فروری 2021ء
وسعتِ تجدید واحیائے دین اور خدماتِ شیخ الاسلام	ڈاکٹر حسن محی الدین قادری	فروری 2021ء
قیادت کے تقاضے اور شیخ الاسلام کی ہمہ جہتی خدمات	ڈاکٹر حسین محی الدین قادری	فروری 2021ء

علمِ حدیث: شیخ الاسلام کی علمی وتحقیقی مساعی	ڈاکٹر نعیم انور نعمانی	فروری 2021ء
شیخ الاسلام کی ہمہ جہت تجدیدی خدمات	ڈاکٹر شبیر احمد جامی	فروری 2021ء
شعور و آگہی کے فروغ میں شیخ الاسلام کا کردار	علی وقار قادری	فروری 2021ء
بین المسالک ہم آہنگی کا فروغ: شیخ الاسلام کا کردار	علامہ میر آصف اکبر قادری	فروری 2021ء
بین المذاہب رواداری کا فروغ: شیخ الاسلام کا کردار	ابو ایان	فروری 2021ء
داستانِ راہِ عزیمت	عین الحق بغدادی	فروری 2021ء
شیخ الاسلام کی علمی اور فکری پختگی کا پسِ منظر	ضیاء الحق رازی	فروری 2021ء
گُل سے گلستاں تک خوشبو کا سفر	شفقت اللہ قادری	فروری 2021ء
ہشت پہلو علمی الماس	شفقت اللہ قادری	فروری 2021ء
شیخ الاسلام کی تجدیدی خدمات کا اجمالی تعارف	حافظ ظہیر احمد الاسنادی	فروری 2021ء
2020ء: شیخ الاسلام کی تصانیف کا تعارف	محمد فاروق رانا	فروری 2021ء
جدید ذرائع ابلاغ اور شیخ الاسلام کا ویژن	ثناء اللہ طاہر	فروری 2021ء
اہم شخصیات کے شیخ الاسلام کیلئے مبارکبادی پیغامات	عبدالحفیظ چودھری	فروری 2021ء
شیخ الاسلام کی قانونی خدمات	نعیم الدین چودھری ایڈووکیٹ	فروری 2021ء
شیخ الاسلام بطورِ منتظم	محمد اقبال چشتی	فروری 2021ء
عالمی سطح پر دعوتِ دین کے فروغ میں منہاج القرآن کا کردار	قاضی مدثر الاسلام	فروری 2021ء
شیخ الاسلام کا علمی اور روحانی مقام (i)	محمد شفقت اللہ قادری	جولائی 2021ء
شیخ الاسلام کا علمی اور روحانی مقام (ii)	محمد شفقت اللہ قادری	اگست 2021ء
شیخ الاسلام کا علمی اور روحانی مقام (iii)	محمد شفقت اللہ قادری	ستمبر 2021ء

۹۔ تحریک منہاج لقرآن/PAT/ مرکزی فورمز

یوم تاسیس منہاج القرآن یوتھ لیگ	خصوصی رپورٹ	جنوری 2021ء
نظامُ المدارس پاکستان کا قیام	رپورٹ: عین الحق بغدادی	مارچ 2021ء
تحریک منہاج القرآن میں منہاجینز کا کردار	ڈاکٹر نعیم انور نعمانی	اپریل 2021ء
منہاج انسٹی ٹیوٹ برائے قرأت وتحفیظ القرآن	رپورٹ	اپریل 2021ء
اداریہ: تحریک منہاج القرآن کا 41 واں یومِ تاسیس	چیف ایڈیٹر (نوراللہ صدیقی)	اکتوبر 2021ء
تحریک کی کامیابی کا راز کتاب اور خطاب میں پوشیدہ ہے	شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری	اکتوبر 2021ء
منہاج القرآن بطور تجدیدی تحریک	ڈاکٹر حسن محی الدین قادری	اکتوبر 2021ء
دنیا کے بدلتے حالات اور دینی تحریکوں کا کردار	ڈاکٹر حسین محی الدین قادری	اکتوبر 2021ء
فروغِ عشقِ رسول ﷺ میں منہاج القرآن انٹرنیشنل کا کردار	محمد فاروق رانا	اکتوبر 2021ء
اصلاحِ معاشرہ میں تحریک منہاج القرآن کی کاوشیں	محمد شفقت اللہ قادری	اکتوبر 2021ء
تحریک منہاج القرآن کا فروغِ علم میں عالمگیر کردار	علی وقار قادری	اکتوبر 2021ء
دعوتِ دین اور جدید ذرائع ابلاغ	ثناء اللہ طاہر	اکتوبر 2021ء
کارکنان کی فکری ونظریاتی تربیت	محمد رفیق نجم	اکتوبر 2021ء
بیرونِ پاکستان منہاج القرآن انٹرنیشنل کا کردار	محمد ضیاء الحق رازی	اکتوبر 2021ء

معاشرتی فلاح و بہبود اور منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن	سید امجد علی شاہ	اکتوبر 2021ء
شیخ الاسلام کی طرف سے تفسیر القرآن کا علمی تحفہ	خصوصی رپورٹ	دسمبر 2021ء

۱۰۔ سانحہ ماڈل ٹاؤن

اداریہ: انصاف کی عمارت کی پہلی اینٹ غیر جانبدار تفتیش ہے	چیف ایڈیٹر (نوراللہ صدیقی)	جون 2021ء
سانحہ ماڈل ٹاؤن: حقائق و محرکات	محمد شفقت اللہ قادری	جون 2021ء
سانحہ ماڈل ٹاؤن کے 7 برس۔ حالیہ پیش رفت کا ایک جائزہ	نعیم الدین چودھری ایڈووکیٹ	جون 2021ء
اداریہ: اللہ انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے	چیف ایڈیٹر (نوراللہ صدیقی)	جولائی 2021ء

۱۱۔ تحریکی سرگرمیاں (اندرون و بیرون ملک)

اداریہ: ’’جامع شیخ الاسلام‘‘	چیف ایڈیٹر (نوراللہ صدیقی)	مارچ 2021ء
قائد ڈے تقریبات	(خصوصی رپورٹ)	اپریل 2021ء
نظام المدارس پاکستان کے زیر اہتمام قومی کانفرنس	رپورٹ	مئی 2021ء
نظامتِ تربیت کے زیرِ اہتمام آن لائن کورسز (رپورٹ)	علامہ محمود مسعود قادری	جولائی 2021ء
اداریہ: منہاج یونیورسٹی لاہور کا یومِ تاسیس	چیف ایڈیٹر (نوراللہ صدیقی)	ستمبر 2021ء
خصوصی ہدایات برائے میلاد مہم 2021ء		اکتوبر 2021ء
38 ویں عالمی میلاد کانفرنس 2021ء	رپورٹ: محبوب حسین	دسمبر 2021ء
نعت ریسرچ سنٹر کا قیام + تعارف گوشہ درود App		دسمبر 2021ء
ننکانہ صاحب میلاد کانفرنس + کیتھڈرل چرچ میں سیمینار + میلاد النبی ﷺ کانفرنس کینیڈا		دسمبر 2021

۱۲۔ پاکستانیات

اداریہ: اگر موقف واضح اور ارادہ پختہ ہو تو۔۔۔	چیف ایڈیٹر (نوراللہ صدیقی)	جنوری 2021ء
23 مارچ یوم پاکستان: تاریخی پسِ منظر	پروفیسر صادق زاہد	مارچ 2021ء
اداریہ: صالح قیادت کا انتخاب، مگر کیسے؟	چیف ایڈیٹر (نوراللہ صدیقی)	اپریل 2021ء
اداریہ: معاشی عدل کا قیام ریاست کی ذمہ داری	چیف ایڈیٹر (نوراللہ صدیقی)	مئی 2021ء
اداریہ: اسلامی سلطنت میں حاکمِ وقت کی ذمہ داریاں	چیف ایڈیٹر (نوراللہ صدیقی)	اگست 2021ء
تحریکِ پاکستان میں علماء کرام کا کردار	نوراللہ صدیقی	اگست 2021ء

۱۳۔ تعلیم و تربیت

مدارسِ دینیہ اور عصرِ حاضر کے تقاضے	شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری	مئی 2021ء
نظام المدارس پاکستان کے قیام کی ضرورت و اہمیت	ڈاکٹر محمد ممتاز الحسن باروی	مئی 2021ء
سیرتِ مصطفیٰ ﷺ کی روشنی میں علومِ دینیہ کا نصاب	شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری	جون 2021ء
مدارسِ دینیہ کے نصاب میں جمود کی وجوہات	شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری	جولائی 2021ء
نظام المدارس پاکستان کے نصاب کی خصوصیات	شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری	اگست 2021ء
علم و عمل کی فضیلت کشف المحجوب کی روشنی میں	ڈاکٹر محمد عمران انور نظامی	ستمبر 2021ء
صحت مند معاشرے کی تشکیل میں تربیت کا کردار	پروفیسر محمد الیاس اعظمی	ستمبر 2021ء

محسنِ انسانیت ﷺ کانفرنس (گوردوارہ ننکانہ صاحب)

مسلم مسیحی تعلقات کا فروغ۔ سیمینار (کیتھڈرل کیتھولک چرچ)

میلاد النبی ﷺ کانفرنس (کینیڈا)

Monthly
MINHAJ-UL-QURAN LAHORE
DEC-2021
Regd CPL No.41

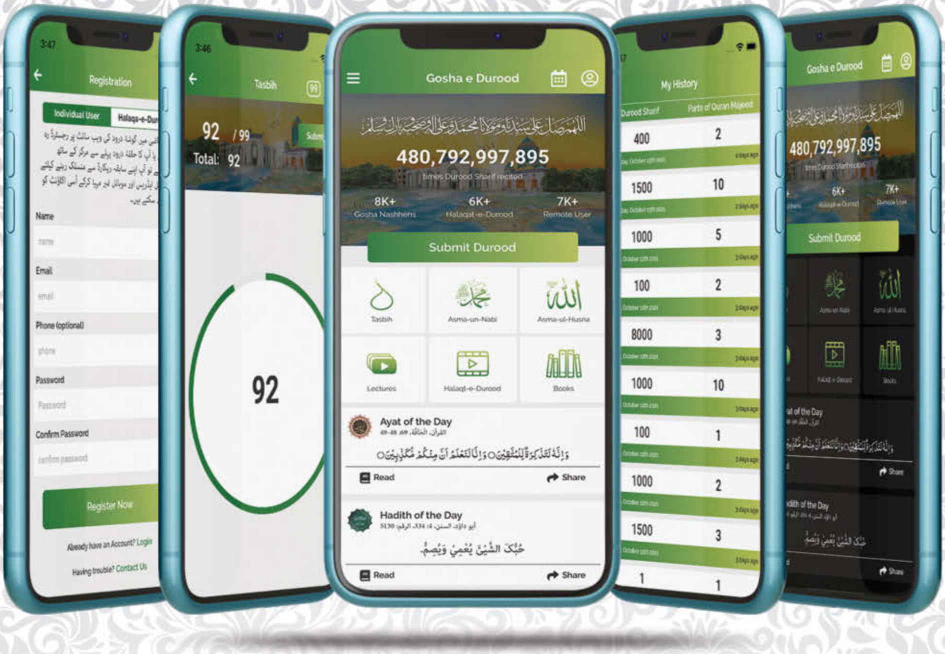

درودِ پاک گوشۂ درود بھیجیں

(حلقات درود و فکر/ انفرادی)

Download
Gosha-e-Durood App

- کاؤنٹر تسبیح
- اسماء الحسنیٰ اور اسماء النبی ﷺ
- ڈاکومنٹری حلقاتِ درود وفکر
- آج کی آیتِ کریمہ مع ترجمہ
- فضائل درود وسلام پر خطابات اور تصانیف
- آج کی حدیثِ مبارکہ مع ترجمہ

دسمبر 2005ء سے اب تک درود پاک کا مکمل ریکارڈ

ANDROID APP ON Google play | Download on the App Store

SCAN QR CODE TO INSTALL

POWERED BY
MINHAJ INTERNET BUREAU - MIB

get.gosha-e-durood.com | www.gosha-e-durood.com